سِلسِلۂ مطبُوعات دارُ المُؤرّخین (۲)

احوال و آثار

سیّد شریف نوشاہی

تالیف

محمّد اقبال مُجددی

دارُ المؤرّخین لاہور

ہدیہ

بجنابہ سردار مسعود احمد خاں جھنڈیر

سلسلہ مطبوعات دار المؤرخین (۲)

سنہ ۱۳۰۰ھ
شرافت ۹ ذی الحجہ

سید شرافت نوشاہی

یعنی

احوال و آثارِ مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ

تالیف

محمد اقبال مجددی

دار المؤرخین ـــــ لاہور

کتاب خانہ سردار جہنڈیر
میلسی (پاکستان)
نمبر شمار : .....
کتاب نمبر : .....

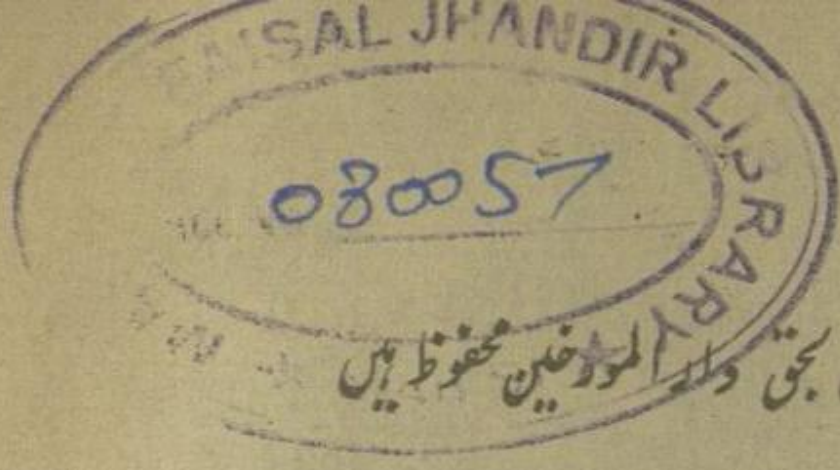

جملہ حقوق بحق دارالمؤلفین محفوظ ہیں

کتاب ——— سید شرافت نوشاہی (احوال و آثار) سجادہ نشین ساہن پال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

مولف ——— محمد اقبال مجددی

کتابت ——— محمد شریف کڑیالوی

پروف ریڈنگ ——— محمد عالم مختار حق

مطبع ——— کنول آرٹ پریس لاہور

ناشر ——— دارالمورخین لاہور

طباعت بار اول ——— ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ
۵۔ نومبر ۱۹۷۱ء

تعداد ——— پانچ سو

قیمت ——— ایک روپیہ پچاس پیسے ۱/۵۰

ملنے کا پتہ

۱۔ دارالمورخین۔ محبوب پارک، گلزار کالونی عقب اسلامیہ سکول (طالبات) چاہ میراں۔ لاہور

۲۔ ایم شمس الدین تاجر کتب زیر مسلم مسجد، چوک انارکلی۔ لاہور

۳۔ مکتبہ معاویہ ۴/۱۱ بی ون ایریا۔ لیاقت آباد۔ کراچی ۱۹

۴۔ ادارہ معارف نوشاہیہ عظمیہ نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر۔ سریدکے ضلع شیخوپورہ

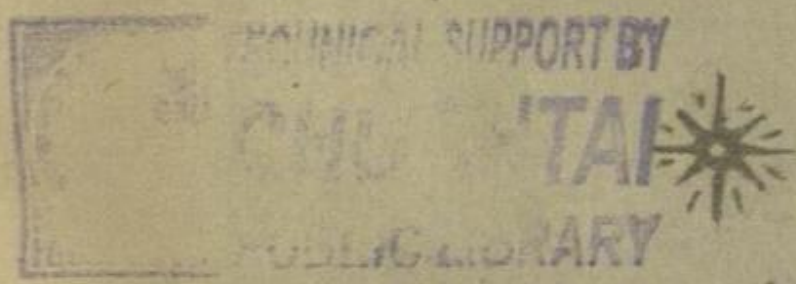

Masood Faisal Jhandir Library

تقریب

از

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

مخدومی حضرت سید شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی مدظلہ العالی سجادہ نشین ساہنپال شریف (گجرات) پنجاب کے جلیل القدر بزرگ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز بانی سلسلہ نوشاہیہ کی اولادِ امجاد میں سے ہیں اور مسندِ سجادگی پر جلوہ افروز ہیں —— ان عظمتوں کے ساتھ ساتھ حضرت شرافت زید مجدہٗ ظاہری علوم وفنون میں بھی ایسے باکمال ہیں کہ ان کے علوم کی گہرائی، گیرائی اور ان کے بے مثل علمی وتحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور آج سے صدیوں پہلے کے علماء وفضلاء اور مصنفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس قابلِ قدر خصوصیت کے باعث پنجاب کے سجادگان میں ان کا مقام بالکل ممتاز اور خاص شان کا حامل نظر آتا ہے۔

حضرت شرافت صاحب قبلہ کی تصنیفات وتالیفات اور مرتبات ومترجمات کے مبیضات کی تعداد ایک سو ستر تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ ضخیم وحجیم تالیف شریف التواریخ ہے، جو قریباً سات ہزار صفحات کو محیط ہے۔ ان کی جملہ تالیفات کے صفحات قریباً سینتیس ہزار ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ایک ایک صفحہ بلکہ ان کی ہر ایک سطر انھوں نے اپنے خونِ جگر سے لکھی ہے —— میں نے بارہا یہ منظر دیکھا ہے کہ شریف التواریخ کو ایک نظر دیکھنے ہی سے بڑے بڑے اہل فضل وکمال دم بخود رہ جاتے ہیں اور ان کی حیرت واستعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور

کثیر التصانیف مصنفین ان کی اس بے مثال کوشش و کاوش پر رشک کرنے لگتے ہیں —— اگر جناب شرافت صاحب خان خاناں کے دور میں ہوتے یا وہ اس زمانے میں ہوتا تو یقیناً ان کے مسوّدات و مبیضات کو زر و جواہر میں تولتا اور یہ مسوّدات و مبیضات، مصنّف کے وزن سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مگر افسوس کہ حضرت مولانا شرافت صاحب قبلہ ایک متبحر عالم، صاحبِ طرز ادیب، باکمال شاعر اور بلند پایہ مصنّف ہونے کے باوصف وہ شہرت و مقبولیت حاصل نہیں کر سکے، جس کے وہ فی الحقیقت مستحق ہیں۔ اس سانحہ کے وجوہ و اسباب ظاہر ہیں کہ وہ پرانی وضع کے بزرگ ہیں اور مرکزِ علم لاہور سے بہت دُور ایک گاؤں میں مقیم ہیں اور اپنی سادگی کے باعث شہرت اور مقبولیت حاصل کرنے کے فن سے بالکل ناآشنا ہیں اور نہ وہ مصنفوں اور ادیبوں کی کسی پارٹی کے رکن ہیں اور انھوں نے کبھی کسی انجمنِ ستائش باہمی سے بھی تعلق نہیں رکھا۔ ان "کمزوریوں" کے علاوہ ان کی اپنی برادری کی بے حسی یا علم دشمنی کو بھی خاصا دخل ہے۔ رہے مرید تو وہ صرف تعویذوں کے طالب ہوتے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب کے مولف جناب محمد اقبال مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ ذہین، طباع اور محقق نوجوان ہیں۔ انھوں نے خوردسالی ہی میں نہایت تحقیقی مضامین و مقالات لکھ کر اپنے اعلیٰ ذوقِ تحقیق و جستجو کے نمایاں ثبوت فراہم کر دیئے تھے۔ ان کے متعدد گراں قدر مضامین و مقالات معارف اعظم گڈھ، برہان دہلی، المعارف لاہور، بصائر کراچی اور صحیفہ لاہور ایسے بلند پایہ علمی و ادبی مجلات میں شائع ہو چکے ہیں اور ان مضامین کو علمائے محققین نے بہ نظرِ استحسان دیکھا ہے۔

جناب مجددی صاحب کو بچپن ہی میں کتابیں پڑھنے اور جمع کرنے کا بے حد شوق تھا اور یہی شوق انھیں محترمی مولوی محمد شمس الدین مرحوم و مغفور تاجرِ کتبِ نادرہ کے پاس کشاں کشاں لے گیا اور اس ادارہ شمسیہ میں پہنچ کر ان کا یہ شوق جنون میں تبدیل ہو گیا، اور بہت جلد مولوی صاحب موصوف کی ہمت افزائی اور اپنے جنون کی رہبری سے اعلیٰ درجے کے محققانہ مضمون لکھنے لگے۔ اب لڑکپن کا دور ختم ہونے کے ساتھ ہی مولف و مرتب کی حیثیت سے متعارف ہو رہے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں ان کا پہلا مرتبہ و محشی رسالہ "علمائے ساہووالہ (سیالکوٹ)" کا تذکرہ "منظرِ عام پر آچکا ہے —— قصور کے بلند پایہ مگر گم نام مصنّف و مولف عبداللہ خویشگی المتخلص بہ عبدی (۱۰۴۳ — ۱۱۰۵ھ) پر نہایت تحقیقی اور تنقیدی کتاب لکھ چکے ہیں، جو زیرِ کتابت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ان کی یہ پیش کش انھیں علمی حلقوں میں مقبولیت کا ایک خاص مقام و منصب عطا کرے گی انشاء اللہ العزیز۔

میں مجددی صاحب کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ دسویں جماعت کے طالب علم تھے اور شروع ہی سے میں نے انہیں تاریخ کے گم شدہ اوراق اور مورخین کے گم کردہ جواہر کو تلاش کرتے پایا۔ چنانچہ ان کے اس قابلِ قدر ذوق کی بدولت بہت سے گم نام بزرگوں کے حالات یا اُن کی زندگی کے بعض نئے پہلو اہل علم کے سامنے آچکے ہیں۔ علمائے ساہووالا (سیالکوٹ) کا تذکرہ" بھی ایک نئی دریافت کی حیثیت رکھتا ہے ـــــ عبداللہ خویشگی قصوری کو بھی انھوں نے پھر سے زندہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ اور بھی کتنی شخصیتیں سامنے آگئی ہیں، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک دور ایک عہد زندہ ہو گیا ہے۔

پردہ گم نامی میں مستور اربابِ علم و کمال اور صاحبِ صلاح و فلاح حضرات کو منظرِ عام پر لانے والا جو بے پناہ جذبہ جناب مجددی صاحب کے دل میں موجزن رہتا ہے، نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ ناقدری کے اس بدترین دور میں زندہ و موجود ایک زبردست عالم، محقق، مورخ، تذکرہ نویس، پنجابی، اردو، فارسی اور عربی کے ادیب و شاعر، تاریخ گو، خطاط، مولف، مصنف، مترجم، ماہر علم انساب، صوفی صافی جناب علامہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہٗ کو پردہ گمنامی سے نکال کر منظرِ عام پر لائیں۔ حضرت شرافت کے علمی مقام اور کام سے اربابِ علم و دانش کو متعارف کرانا اس لئے بھی ضروری تھا کہ ان کی اکثر تالیفات سے استفادہ و استفاضہ کے بغیر پنجاب کی سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ادبیات و تصوف کی تاریخ کی تکمیل انتہائی مشکل ہے۔ ـــــ چنانچہ جناب مجددی صاحب نے بڑی محنت اور خلوص سے حضرت سید شرافت نوشاہی کے احوال و آثار پر یہ کتاب لکھی ہے تاکہ اربابِ علم ان کی زندگی ہی میں ان سے استفادہ و استفاضہ کا شرف حاصل کریں اور یہاں کے وہ بڑے بڑے ادارے جو قومی اور علاقائی زبانوں اور ثقافت کی خدمت گزاری کے مدعی ہیں، وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوں۔

پیشِ نظر کتاب کے مطالعہ کے دوران یہ بات محسوس ہوئی کہ بعض حضرات یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مجددی صاحب کی یہ تالیف "جدید معیارِ تنقید" پر پوری نہیں اترتی، اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے تنقیدی نقطۂ نظر سے یہ کام کیا ہی نہیں، اور نہ انھیں یہ فریضہ انجام دینا چاہئے تھا۔ اس لئے کہ راقم السطور کی طرح وہ بھی شرافت صاحب کے حلقۂ احباب میں

شامل ہو چکے ہیں اور جہاں "حُب" آجائے وہاں "تنقید" کا معاملہ ڈھیلا اور کمزور پڑ جاتا ہے اور جانب داری غالب آجاتی ہے، جس طرح کہ معاند و مخالف کی تنقید غیر تعمیری ہوتی ہے۔ لہٰذا مجددی صاحب نے پاکستان کے دانشوروں، محققوں، مورخوں اور ناقدوں کو وقت کے ایک جید عالم اور اس کی نہایت وقیع اور وسیع علمی خدمات سے متعارف کرا دیا ہے۔ اب اُن حضرات کا یہ کام ہے کہ ساہن پال شریف پہنچ کر ان ذخائرِ علمیہ کو دیکھیں اور ان پر تحقیقی و تنقیدی کام کریں۔ پنجاب یونیورسٹی کے اربابِ حل و عقد کو خصوصاً اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

——— آخر میں ———

یہ دعا ہے کہ عزیز القدر جناب محمد اقبال مجددی سلمہٗ کی یہ سعی عند اللہ مشکور اور عند الناس مقبول ہو، اور ایسے مفید کام کرنے کی انہیں زیادہ سے زیادہ توفیق ملتی رہے، اور وہ گُم نام علماء کو گمنامی کے گوشوں سے منظرِ عام پر لاتے لاتے خود آسمانِ شہرت کا درخشندہ و تابندہ ستارہ بن جائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم۔

۵۵۔ ریلوے روڈ۔ لاہور
۱۲۔ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

محمد موسیٰ عفی عنہ

مقدمہ

از مولف

لاہور کے مشہور علم پرور بزرگ مولانا محمد شمس الدین مرحوم تاجر کتب نادرہ متوفی ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کی دکان (زیر مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور) پر پہلی مرتبہ ۱۹۶۴ء میں مولفِ احقر کا مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہٗ سے اس طرح تعارف ہُوا کہ مخدومی ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی مدظلہ کو کتاب "مقاماتِ داؤدی" اور اس کے مصنف کے بارے میں معلومات درکار تھیں ڈاکٹر صاحب، مولوی شمس الدین مرحوم کی دکان پر تشریف لائے اور مذکورہ کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں دریافت کیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ تقریباً ایک ماہ بعد ایک سن رسیدہ مگر توانا و تندرست بزرگ، مولوی صاحب مرحوم کی دکان پر تشریف لائے۔ مولوی صاحب مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کی مطلوبہ کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں ان سے استفسارات کئے، انھوں نے مولوی صاحب مرحوم کے سوالات کے جواب میں فرمایا کہ "مقاماتِ داؤدی" شیخ داؤد کرمانی شیر گڈھی متوفی ۹۸۲ھ کے حالات پر ہے اور اس کے مصنف عبدالباقی بن حسان محمد حجی قادری ہیں۔ سال تصنیف لفظ "ملفوظ" (۱۰۵۶ھ) سے برآمد ہوتا ہے اور اس کا ایک خطی نسخہ میرے ذاتی کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔

مولف احقر حیرت و استعجاب کی تصویر بنا اس سیدھے سادے دیہاتی بزرگ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا اور ان کی باتوں کا ایک ایک حرف لوحِ ذہن پر نقش ہوتا چلا گیا۔ گھنٹہ بھر کے قیام کے بعد یہ بزرگ رخصت ہو گئے۔

ان کی روانگی کے بعد مولف نے مولوی صاحب مرحوم سے ان کے متعلق دریافت کیا تو مولوی صاحب مرحوم نے بتایا کہ یہ پنجاب کے زبردست عالم، محقق اور مصنف بزرگ ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا صرف اور صرف علم ہے۔ علم کی طلب ان کے رگ و پے میں سرایت کر گئی ہے اور اب تک انھوں نے تقریباً سو کتابیں لکھی ہیں۔ راقم تصانیف کی تعداد سُن کر حیران رہ گیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے میرے چہرے پر بے یقینی کے آثار ملاحظہ کرتے ہوئے کتاب "اوکارِ نوشاہیہ" لاکر میرے سامنے رکھ دی اور کہا کہ یہ ان کی ایک تصنیف ہے، اس میں انھوں نے اپنی دیگر تصانیف کا تعارف بھی لکھا ہے۔

بس پھر کیا تھا مولف ان کا مشتاق ہو گیا۔ مولوی صاحب مرحوم کو ان کا صحیح پتہ معلوم نہیں تھا۔ میرے بار بار اصرار پر مولوی صاحب کہنے لگے اگر تمھیں ان کا صحیح پتہ مل بھی جائے تو تم ان کو گھر پر نہیں پاؤ گے، کیونکہ ان کا گھر صرف پاکستان کے کتب خانے ہیں، خدا معلوم وہ اس وقت کس کتب خانہ میں بیٹھے تحقیق میں مصروف ہوں۔

مولوی شمس الدین ۱۱۔ جنوری ۱۹۶۸ء کو اچانک ہمیں داغِ مفارقت دے گئے مرحوم کی وفات کے بعد اُن ہی کی دکان پر مولانا شرافت سے میری پہلی مفصل ملاقات ۱۵۔ مارچ ۱۹۶۸ء کو ہوئی اس ملاقات میں جب میں نے ان سے اپنے ذاتی کتب خانہ کا ذکر کیا تو کتابوں کے اس عاشقِ صادق نے فوراً میرے ساتھ چل کر کتابیں دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ مولف بھی ان کے فیضِ صحبت اور ان کے سخنانِ عالیہ سے مستفید ہونے کا متمنی تھا۔ چنانچہ اس موقع کو غنیمت جانا اور تمام دیگر کام چھوڑ مولانا کو ساتھ لے کر سیدھا گھر پہنچا۔ مولانا صاحب دوپہر ۱۲ بجے سے غروبِ آفتاب تک مسلسل کتابیں دیکھتے رہے ان کے تسلسل میں نام کو بھی توقف نہ تھا۔ مولوی شمس الدین مرحوم نے ان کے انہماک اور ذوق و شوق کی جو غائبانہ تصویر کھینچی تھی وہ اس دن مولف کے کتب خانہ میں مجسم صورت

اختیار کر گئی۔

اس کے بعد مولانا شرافت جب بھی لاہور تشریف لائے تو تشریف آوری سے قبل اس احقر کو ضرور اطلاع دی۔ مولوی شمس الدین مرحوم کی وفات کے بعد گو وہ پہلے جیسی علمی رونق اور محفلوں میں گرمی نہیں رہی مگر اس کی کچھ تلافی اس طرح ہوئی کہ چند اہل علم حضرات کی نشست و برخاست مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کے مطب پر ہونے لگی ـــــ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ علمی محفلیں اب تک اپنی بہار دکھا رہی ہیں اور مولانا شرافت سے تین چار ماہ بعد اسی علمی مرکز پر ملاقات کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔

مولف احقر ۱۶۔ شعبان ۱۳۸۹ھ / ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو مولانا شرافت کے دولت خانہ پر ان کا ذاتی کتب خانہ واقعہ ساہن پال (گجرات) دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ سب سے پہلے مولانا کی اپنی تصانیف کی زیارت کی۔ مولانا کی تصانیف دیکھ کر احقر بحرِ حیرت کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب گیا۔ اڑھائی سو کے قریب ضخیم و جیم کتابیں اور رسائل جو تمام کے تمام ان کے اپنے ہاتھ کے نہایت خوش خط لکھے ہوئے ہیں، ان میں بہت زیادہ جاذب نظر اور قابل توجہ شریف التواریخ ہے جس کی ضخامت اور حسنِ کتابت و ترتیب کو دیکھتے ہی یہ کہنا پڑتا ہے کہ حضرتِ شرافت سینکڑوں سال پہلے کے بزرگوں کے قافلہ سے بچھڑ گئے تھے اور اس ناقدری کے دور میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

شریف التواریخ تین جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ۱۰۵۴ صفحات کو محیط ہے دوسری ۱۴۶۶ صفحات پر مشتمل ہے اور تیسری جلد کے تقریباً تین ہزار صفحات ہیں۔

غرض کہ مولانا شرافت کی تصانیف دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے ان کثیر التصانیف مصنفین کی یاد تازہ ہو گئی جن کے حالات اور تصانیف کا ذکر علماء کے تذکروں میں پڑھا کرتا تھا۔

مولانا کی تصانیف، تاریخ، تصوف، حدیث، فقہ، تراجم، رجال، طب، انشاء اور نظم پر مشتمل ہیں، لیکن بیشتر تصانیف کا موضوع سلسلۂ نوشاہیہ کی تاریخ اور

تعلیمات ہے۔

احقر متواتر تین روز ساہن پال میں بیٹھ کر مولانا شرافت کے خزائن علمیہ سے متمتع ہوتا رہا اور یہ خیال آتا رہا کہ اس صلے سے بے پروا اور ستائش سے بے نیاز خادمِ علم و ادب پر ایک تعارفی مقالہ لکھنا چاہیے تاکہ اس دور کے محققین کو معلوم ہو کہ ان کے ملک میں ایک ایسا جوہرِ قابل موجود ہے جو بالکل علمائے سلف کے انداز میں کام کیے جا رہا ہے اور جسے ہرگز ہرگز یہ توقع نہیں کہ اس کی خونِ جگر سے لکھی ہوئی کتابیں شائع ہو سکیں گی۔ مگر وہ محض اپنے ذوق کی تسکین کے لیے اپنی سجادگی اور وسیع حلقہ مریدین و معتقدین سے بے نیاز ہو کر محوِ تالیف و تصنیف رہتا ہے۔

احقر کے دل میں یہ جذبہ کروٹیں لے رہا تھا کہ قدرت نے اس کی تکمیل کا سامان خود پیدا کر دیا کہ حضرتِ شرافت مدظلہ بوجوہ اپنی مصنفہ تمام کتب اپنے فرزند جناب سعید الظفر صاحب کے گھر لاہور لے آئے۔ چنانچہ میں نے صاحبزادہ صاحب موصوف کے گھر بیٹھ کر ان تصانیف کو پھر ایک بار دیکھا اور ان کی تعارفی فہرست مرتب کی۔

محمد اقبال مجددی

دار المورخین لاہور

۸۔ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء

سرگزشتِ شرافت بزبانِ شرافت

۱۴۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مولانا شرافت نے مولف کی استدعا پر مولف کی زیرِ ترتیب کتاب "مآثر المعاصرین" میں اپنے حالاتِ زندگی اپنے قلم سے تحریر فرمائے جنھیں ذیل میں بلفظہٖ نقل کیا جا رہا ہے۔

"میرا نام شریف احمد، تخلص و لقب شرافت، کنیت ابو الظفر ہے۔ میری پیدائش ۱۹۔ شعبان ۱۳۲۵ھ / ۲۸۔ ستمبر ۱۹۰۷ء، ۱۳۔ اسوج ۱۹۶۴ب کو بمقام ساہن پال شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات پنجاب میں ہوئی۔

میرے والد صاحب کا اسمِ گرامی اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی تھا جو خاندانِ سادات علوی نوشاہی کے ایک جیّد عالم تھے۔ بیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کے فارسی اور پنجابی اشعار ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ۱۳۸۴ھ میں انتقال کیا۔ ان کے والد کا نام سیّد حافظ محمد شاہ متوفی ۱۲۲۷ھ مصنف کتاب الفوائد وغیرہ ابن سیّد محمد امین الملقب بہ مختار السالکین مصنف وظیفہ امینیہ متوفی ۱۲۱۰ھ ابن سیّد حافظ قل احمد ملقب بہ نوشاہ ثانی متوفی ۱۲۸۶ھ مصنف وسائط العلوم ابن سیّد حافظ الٰہی بخش ملقب بہ مظہرِ حق متوفی ۱۲۵۳ھ مصنف الروضۃ الزکیہ ابن سیّد حافظ نور اللہ ملقب بہ فرشتہ صفات مفتی قصبۂ رسول نگر متوفی ۱۲۲۹ھ مصنف فتاویٰ نوشاہیہ ابن سیّد حافظ محمد حیات ملقب بہ ربانی متوفی ۱۱۷۳ھ مصنف تذکرہ نوشاہی ابن سیّد حافظ جمال اللہ ملقب بہ فقیہِ اعظم متوفی ۱۱۴۲ھ مصنف حقائق الآثار ابن سیّد حافظ محمد برخوردار ملقب بہ بحر العشق متوفی ۱۰۹۳ھ مصنف جوامع الاسرار ابن شیخ الاسلام حضرت سیّد حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ متوفی ۱۰۶۴ھ مصنف کلیاتِ نوشہ اردو و پنجابی وغیرہ۔

میں جب چار سال چار ماہ چار دن کا ہُوا تو میرے دادا صاحب نے مجھے بسم اللہ شریف شروع کرائی۔ ۲۳۔ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ کو پہلا سبق دیا۔ میں نے اپنے جد بزرگوار سید حافظ محمد شاہ سے قرآن مجید[1] اور دیگر فارسی کی درسی کتابیں پڑھیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو عربی کی کتابیں اپنے والد مکرم سے سبقاً سبقاً پڑھیں۔ اس کے بعد فنِ کتابت[2] (نسخ اور نستعلیق) مولانا محمد حسین مبارک رقم[3] مرحوم ساکن عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ سے سیکھا۔ کتابت میں میرا تخلص نفیس رقم ہے۔ بیعت طریقت سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ میں اپنے والد صاحب قدس سرہٗ سے کی[4] اور انھوں نے خلافت و اجازت سے مشرف کیا[5]۔ ۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ کو انھوں نے شمس الفقراء کے خطاب سے نوازا۔

ابتداء میں مناظرہ کا شوق تھا لیکن جب صوفیائے کرام کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو اس طرف طبیعت راغب ہو گئی۔ اب اہل اللہ کی تصانیف و تذکرے مطالعہ کرنے اور ان کی سیرت پر عمل کرنے کا اشتیاق غالب ہے۔ بزرگوں کے روحانی تصرف سے تصنیف و تالیف کا خیال پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اب تک کم و بیش دو سو[200] کتابیں تالیف ہو چکی ہیں۔ آج جب یہ مضمون تحریر کر رہا ہوں اور اس کتاب مآثر المعاصرین تالیف مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری میں اپنی یادداشت لکھ رہا ہوں بحساب قمری میری عمر سات روز کم

---

[1] قرآن مجید بعمر سات سال ۱۳۳۲ھ میں ختم کیا۔ (شریف التواریخ جلد دوم طبقہ اول)

[2] ۱۳۴۱ھ و ۱۳۴۲ھ میں عادل گڑھ میں رہ کر فنِ کتابت سیکھا۔

[3] مولوی محمد حسین مبارک رقم متوفی ۱۳۸۴ھ/۸۔ مئی ۱۹۶۴ء لاہور۔ مدفون عادل گڑھ (بروایت صاحب سوانح)

[4] ۲۵۔ صفر ۱۳۴۰ھ/۲۸۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں بیعت ہوئے۔ (شریف التواریخ جلد دوم طبقہ اول)

[5] خلافت ۱۳۴۵ھ میں ملی۔ (شریف التواریخ جلد دوم طبقہ اول)

پینسٹھ سال ہے اور اگر شمسی حساب لیا جائے تو بحساب عیسوی ترسیٹھ سال اور سولہ روز ہے
اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر کرے[1]۔ آمین

انا الفقیر خادم اہل اللہ سید شریف احمد شرافت
نوشاہی ساہنپالوی کان اللہ لہٗ
۱۲۔ شعبان ۱۳۹۰ھ / ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء
لاہور

---

[1] صاحبِ سوانح مولانا شرافت نے اپنی خود نوشت سرگزشت میں اپنا شجرہ نسب حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش تک لکھا ہے۔ حضرت نوشہ سے اوپر کے اسماء گرامی کے لیے ملاحظہ ہو انوارِ نوشاہیہ اور اذکارِ نوشاہیہ مولفہ صاحبِ سوانح۔

ساہن پال شریف

صاحب سوانح کا مولد و منشاء

(ساہن پال شریف سے متعلق یہ تمام تر معلومات صاحبِ سوانح مولانا سید شرافت کی مرتبہ کتاب "غرائب الاقوال تاریخ ساہی پال" سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔)

زمانہ قدیم میں دریائے چناب کے شمالی کنارے پر "نوشہرہ" نامی ایک گاؤں آباد تھا۔[1] اس میں قوم تارڑ کی اکثریت تھی۔ اس مناسبت سے یہ گاؤں نوشہرہ تارڑاں مشہور ہوگیا اس کے علاوہ اقوام مانگٹ، رانجھا، گوندل، لودھرا، بلوچ اور ساداتِ علوی بھی وہاں آباد تھے۔ اکبر کے زمانہ میں حضرت نوشاہ گنج بخش" کا عقد شاہ فتح محمد علویؒ کی صاحبزادی سے نوشہرہ میں ہوا۔ اس لیے اسی گاؤں میں سکونت پذیر ہو گئے۔[2]

چونکہ آپ کو منصبِ قطبیت حاصل ہوا تھا اس لئے وہ گاؤں قطبِ نوشہرہ کے عرف سے معروف ہوگیا۔[3]

نوشہرہ کے ایک سردار چودھری مہمان ولد ابوالخیر تارڑ کا بڑا لڑکا چودھری شاہین بال

---

[1] سلسلہ نوشاہیہ کی تمام قدیم کتب مثلاً مرزا احمد بیگ لاہوری کا رسالہ الاعجاز، حافظ محمد حیات نوشاہی کا تذکرۂ نوشاہی اور محمد اشرف منیجری کی کنز الرحمت وغیرہ میں اس گاؤں کو نوشہرہ ہی لکھا گیا ہے۔

[2] مرزا احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی مملوکہ مولانا شرافت، حافظ محمد حیات نوشاہی: تذکرہ نوشاہی قلمی مملوکہ مولانا شرافت۔

[3] یہ روایت صدری ہے۔

اپنی ہونہاری اور لیاقت کی وجہ سے بہت معروف تھا۔ کثرتِ استعمال سے شاہین بال کی بجائے ساہن پال زبان زدِ خاص و عام ہو گیا۔ چونکہ وہ حضرت نوشاہؒ کے خاص مقربین میں سے تھا۔ آپ نے اسے اپنے نام سے ایک گاؤں آباد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عہدِ جہانگیری میں اس نے یہ گاؤں آباد کر کے چک ساہن پال نام رکھا۔ حضرتِ نوشاہؒ بھی نقلِ مکانی کر کے اس گاؤں میں تشریف لے آئے۔

اس زمانہ میں یہ علاقہ نواب صادق خان میر بخشی کی جاگیر میں تھا۔ اس لیے اس کا نام بھی گاؤں کے نام کا جز بن گیا[1] یعنی صادقپور چک ساہن پال۔ چنانچہ قدیم تحریروں میں کئی مقامات پر اس کا پورا نام صادقپور چک ساہن پال ہی لکھا ہوا پایا جاتا ہے۔ حضرت سیّد حافظ قل احمد نوشاہ ثانی متوفی ۱۲۸۶ھ کے دستخطوں میں بھی پورا نام مذکور ہے[2]۔

اس کے بعد صادق پور اور چک کے الفاظ متروک ہو گئے اور صرف ساہن پال مشہور ہو گیا جو اب تک معروف ہے۔

۱۱۷۰ھ میں یہ گاؤں دریا برد ہو گیا اور پھر دوسری جگہ آباد ہوا[3]۔ ۱۲۳۸ھ میں وہاں بھی دریا نے تباہی مچائی[4]۔ پھر تیسری جگہ آباد کیا گیا جو اب تک قائم ہے۔ اس گاؤں میں صاحبِ سوانح کے جدِ اعلیٰ حضرتِ حاجی محمد نوشاہ گنج بخشؒ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولادِ امجاد اور بانی گاؤں چودھری ساہن پال قوم تارڑ کی اولاد اس گاؤں میں اس کتاب کی تالیف تک آباد ہے۔

---

[1] مرزا احمد بیگ، رسالہ الاعجاز قلمی، حافظ محمد حیات کوشاہی: تذکرۂ نوشاہی قلمی۔

[2] ان کی مکتوبہ کتابوں کے ترقیموں میں اس کا پورا نام درج ہے۔ یہ سب قلمی کتابیں صاحبِ سوانح کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہیں۔

[3] بیاضِ سیّد خیر اللہ متوفی ۱۲۰۷ھ قلمی مملوکہ مولانا شرافت۔

[4] بیاضِ سیّد غلام محی الدین نوشاہی متوفی ۱۲۹۴ھ قلمی مملوکہ مولانا شرافت۔

اسی شرف کی بنا پر ساہن پال شریف کہلاتا ہے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری متوفی ۱۱۰۸ھ نے اپنے رسالہ الاعجاز میں اس گاؤں کی تعریف میں ایک غزل لکھی ہے، جس کا مطلع یہ ہے:

ملبّب ست بہ فیض و بعشق مالا مال
بہشت روئے زمین ست چک ساہن پال

تصانیفِ شرافت

پہلے میرا مطالعہ کیجیے

مولانا سیّد شرافت نوشاہی کی ۷۷ تصانیف کی یہ فہرست ہم نے بلحاظِ موضوعات مرتّب کی ہے۔ اس فہرست میں حسب ذیل امور قابلِ توجہ ہیں :

(i) یہ تمام کتابیں نہایت خوش خط، خود صاحبِ سوانح (سیّد شرافت مدظلہٗ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔

(ii) اسماءِ کتب کے بعد جو تاریخیں اور سنین درج کیے گئے ہیں ان سے مراد سالِ تصنیف ہے۔

(iii) بعض کتابوں کے محتویات اور موضوع ناموں سے ظاہر ہے اور بعض قابل وضاحت اسماء کی وضاحت مجمل کیفیت کے بطور درج کر دی ہے۔

(iv) ہر عنوان کے ذیل میں کتابوں کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی مرتب کی گئی ہے۔

تفسیر

(۱)

۱۔ دُرالیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی) ۱

تاریخ اختتام ۲۷۔ رجب ۱۳۵۷ھ۔ صفحات ۳۹

یہ مولانا نے اپنے چھوٹے بھائی ابوالرضا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی المتوفی ۱۳۸۱ھ کے حسبِ التماس رسالہ لکھا۔

۲۔ علوم القرآن (مکتوبات شرافت) بنام صاحبزادہ محمد امین نوشہروی ۲

سال تصنیف ۱۳۶۴ھ ۔ صفحات ۱۰۰

حدیث

(۲)

۱۔ الروض الجنان فی احادیث سید الانس والجان (صلی اللہ علیہ وسلم) ۳

۲۷۔ شعبان ۱۳۷۹ھ ۔ صفحات ۴۸

یہ ۴۲۰ ایسی احادیث کا بلحاظِ حروفِ تہجی مجموعہ ہے جو مولانا شرافت کو حفظ تھیں۔

فقہ

(۳)

۱۔ انوار السیادت فی آثار السعادت ۴

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس رسائل کا مجموعہ ہے۔

اوّل : تنویر الہدیٰ فی تعیین ذوی القربیٰ۔

دوم : احیاء المیّت فی تعیین اہل البیت۔

سوم : الکلام المسدّد فی تعیین آلِ محمدؐ۔

چہارم: اعلام القیادت فی اقسام السیادت
پنجم: القول الجلی فی سیادۃ علی
ششم: الحجج القویہ فی سیادۃ العلویہ
ہفتم: الانجاہ الی سیادۃ النوشاہ
ہشتم: افادۃ الالمعیہ فی سیادۃ النوشاہیہ
نہم: صواعق البرقات فی ردّ الاعتراضات
دہم: الفضائل والمسائل

تاریخ تصنیف ۱۳۔رجب ۱۳۷۵ھ ۔ صفحات ۴۰۴

کیفیت: اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ ذوی القربیٰ، اہل بیت، آل محمدؐ اور سیّدؐ سارے علوی ہیں خواہ وہ فاطمی ہوں یا غیر فاطمی۔ اور حضرت نوشہ گنج بخشؒ اور ان کی اولاد کو بھی ان میں شامل کیا گیا ہے۔

۲۔ تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین ۵

ذیقعد ۱۳۵۳ھ ۔ صفحات ۹۷

اس رسالہ میں قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، اقوال خلفائے راشدین، اور ارشادات علمائے محدثین و فقہاء و اولیاء اللہ سے صوفیہ کے سماع کی اباحت ثابت کی ہے۔

۳۔ سیادۃ العلویہ ۶

۲۲۔جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ ۔ صفحات ۹۴

اس میں قرآن، حدیث اور تاریخ کی روشنی میں بطریق سوال و جواب علوی النسب خاندانوں کی سیادت ثابت کی ہے۔ اس میں بنی فاطمہ کی تخصیص نہیں۔

۴۔ صحیفہ مسائل (شاہدیات) اردو ۷

۱۳۷۵ھ - صفحات ۲۲۰

اس میں شاہد رضا شرافتی کے ایک سو سوالات کے سید شرافت صاحب نے جوابات لکھے ہیں۔

۵۔ نقشبندیوں میں سجدۂ تعظیم (جواز سجود التحیۃ من حضرات المجددیہ) اردو ۸

شوال ۱۳۵۶ھ - صفحات ۳۶

اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ قیوم اربعہ مجددیہ کو سجدہ تعظیم کیا جاتا تھا۔

۶۔ وعظِ نوشاہی - اردو ۹

سید شرافت صاحب نے اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کا یہ ایک وعظ لکھا ہے جو انہوں نے موضع وایاں والی چک نمبر ۲۷ ضلع شیخوپورہ کی مسجد میں کیا تھا۔

مناظرہ

(۴)

۱۔ سجادہ نشین ۱۰

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے:

اول: ارشاد الاخیار۔ اس کا تعارف تاریخی کتابوں میں آئے گا۔

دوم: خلافت اکبریہ۔ یہ تاریخی ہجری نام ہے۔ (۱۳۴۹ھ)

محرم الحرام ۱۳۴۹ھ۔ صفحات ۱۵۰

اس میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار "بحر العشق" متوفی ۱۰۹۳ھ کی خلافت و نیابت کے ایک سو سے زیادہ دلائل دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے والد ماجد حضرت نوشہ گنج بخش متوفی ۱۰۶۴ھ کے

ولی عہد و سجادہ نشین تھے۔

سوم : الخلافت فی ردّ النیابت ۔ یہ تاریخی عیسوی نام ہے۔ (۱۹۳۰ء)
مطابق محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ۔ صفحات ۱۱۶
اس میں شیخ فضل حسین کے رسالہ النیابت کا تُرکی بترکی جواب ہے۔

۲۔ ظفر حنفیہ بر فرقہ احمدیہ 11

۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ صفحات ۹۷

اس میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے ایک مناظرہ کی روئداد درج کی ہے جو بمقام بھڑی شاہ رحمان۔ ضلع گوجرانوالہ حیات و وفات مسیح اور صداقت و تکذیب مرزا غلام احمد پر ہوا تھا۔ اسلامی مناظر مولوی حکیم تاج محمد ساکن مدن چک ضلع گوجرانوالہ مرزائی مناظر مولوی محمد عبداللہ۔ ساکن پیرکوٹ متصل حافظ آباد۔

۳۔ فیصلہ حقہ یکم صفر ۱۳۴۹ھ۔ صفحات ۱۲ 12

اس میں خاندان نوشاہی کے چار قومی اختلافی مسئلوں کا فیصلہ ہے۔

۴۔ کشف الحقائق ۱۴۔ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ صفحات ۲۴ مطبوعہ 13

یہ رسالہ ماسٹر تاج الدین لون کشمیری کے رسالہ "تذکرہ نوشہ گنج بخش" کے اغلاط کی نشان دہی اور اس کے جواب میں ہے۔

۵۔ مراۃ الحق (مناظرہ مدن چک) 14

۱۳۵۱ھ ۔ صفحات ۴۵

یہ مناظرہ فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر بمقام مدن چک ضلع گوجرانوالہ ہوا تھا۔ اس کی روئداد درج کی ہے۔ حنفی مناظر، مولوی قاضی نور محمدؒ[1]

---

[1] قاضی نور محمد ۱۳۸۵ھ میں فوت ہوئے ۱۲

ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔ اہل حدیث مناظر مولوی محمد یوسف دیناناگری۔

تصوّف

(۵)

۱۔ اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن ۱۵

۱۳۸۷ھ۔ صفحات ۳۰

یہ حضرت امام حافظ جلال الدین سیوطی کے رسالہ اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت امام حسن بصریؒ کی ملاقات اور سماع حدیث۔ حضرت علی المرتضیٰؓ سے ثابت کیا ہے۔ دیباچہ میں مترجم نے اس سلسلہ کے دیگر حوالے بھی جمع کر دیئے ہیں۔

۲۔ الاسرار والمعارف ۱۳۹۰ھ صفحات ۱۶ (مطبوعہ) ۱۶

مختصر ارشاداتِ حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۳۔ برکات المحبوب فی زیارۃ السالک والمجذوب ۱۷

۴۔ صفر ۱۳۶۹ھ صفحات ۲۴

اس میں سید حافظ پیر جماعت علی شاہ شیرازی نقشبندی مجددی علی پوری۔ اور مائی اللہ رکھی مجذوبہ پسروری کی ملاقات و زیارت کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ جواہرات۔ ترجمہ اردو کلمات طیبات ۱۸

حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے ہزار ارشادات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۵۔ جواہر مکنون (مطبوعہ) ۱۹

چہار بہار[1] کے خاتمہ سے حضرت نوشہ صاحبؒ کے ایک سو ارشادات

---

[1] چہار بہار (ملفوظاتِ حضرتِ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ) جامع شیخ محمد ہاشم نوشاہی تھرپالوی بسال ۱۲۰۹ھ

سیّد شرافت نوشاہی نے ترجمہ کیے تھے۔ پیر معصوم شاہ نوری کتب خانہ لاہور
نے عبدالرؤف نوشاہی کے نام سے شائع کر دیئے ہیں۔

۲۰ ۶۔ خزائن الاسرار ترجمہ اردو چہار بہار

۲۵۔ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ صفحات ۱۵۴

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ملفوظات کتاب چہار بہار جمع کردہ شیخ محمد ہاشم تھرپارکوی
کا اردو ترجمہ۔

۲۱ ۷۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر (ارشادات نوشاہیہ)

۲۷۔ رجب ۱۳۷۱ھ ۔ صفحات ۷۷

اس میں چھ باب ہیں اور ان میں حضرت نوشہ صاحب کے پانسو چالیس ارشادات
قرآن مجید کے رکوعات کے شمار کے مطابق لکھے ہیں۔

۲۲ ۸۔ ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی)

۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ ۔ صفحات ۱۷۴

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے والد اعلیٰ حضرت سیّد غلام مصطفیٰ
نوشاہیؒ کی انیس مجلسوں کا ذکر لکھا ہے۔

۲۳ ۹۔ فیض چشتیہ۔ فارسی

۱۴۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ ۔ صفحات ۳۲

اس رسالہ میں سیّد شرافت نوشاہی نے سیّد ابوالبرکات پیر فضل شاہ ولد سیّد
مظفر شاہ چشتی نظامی جلال پوریؒ کے ساتھ اپنی ایک ملاقات کا حال لکھا ہے۔

۲۴ ۱۰۔ کلمات طیبات (ملفوظاتِ نوشاہ عالیجاہؒ) فارسی

یکم ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ صفحات ۱۰۱

اس کتاب میں مولانا شرافت نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ایک ہزار کلمات و

ارشادات کو بترتیبِ حروفِ تہجی جمع کیا ہے۔

۲۵ ۱۱۔ کلماتِ قدسیہ (فیض نقشبندیہ)

۱۰ محرم ۱۳۴۶ھ۔ صفحات ۳۴

اس رسالہ میں مولانا شرافت نے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ[1] کی زیارت و ملاقات کو بیان کیا ہے۔

۲۶ ۱۲۔ کنزالمعرفت (ملفوظاتِ نوشاہی)

یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس میں سید شرافت نوشاہی نے اپنے والد محترم اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کے چھتیس[۳۶] سالہ ارشادات کو تاریخ وار جمع کیا ہے۔

جلد اول	۱۳۴۹ھ	تا ۱۳۶۳ھ	صفحات ۴۴۴
جلد دوم	۱۳۶۴ھ	تا ۱۳۶۵ھ	صفحات ۶۷۷
جلد سوم	۱۳۶۶ھ	تا ۱۳۷۰ھ	صفحات ۵۷۲
جلد چہارم	۱۳۷۱ھ	تا ۱۳۸۴ھ	صفحات ۵۲۸

۲۷ ۱۳۔ گوہر آبدار

یکم ربیع الاول ۱۳۶۸ھ صفحات ۱۵

اس میں سید شرافت نوشاہی نے سائیں گوہر سہروردی قوم گوجر ساکن جبیندھڑ ضلع گجرات کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

۲۸ ۱۴۔ لطائف الاشارات۔ (چالیس[۴۰] ارشادات) نوشاہِ عالیجاہؒ

۵۔ صفر ۱۳۷۴ھ صفحات ۱۱

۲۹ ۱۵۔ ہدایۃ السالکین۔ (معمولاتِ نوشاہی)

ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ صفحات ۱۰۰

---

[1] حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ متوفی ۱۳۴۷ھ

اس میں مولانا شرافت نے اپنے والد اکرم اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہٗ کے عبادات و معمولات درج کیے ہیں۔

تاریخ و تذکرہ

(۶)

تاریخ

۱۔ اعجاز الکتواریخ ۔ فارسی منظوم ۳۰

۲۴۔ رجب ۱۳۸۶ھ صفحات ۱۱۴

صاحبِ سوانح کو تاریخ گوئی کا پورا ملکہ ہے بلکہ عہدِ حاضر میں تاریخ گوئی میں ان کا ثانی نہیں ۔ یہ کتاب واقعی ان کی تاریخ گوئی کے اعجاز کی غمازی کرتی ہے اس میں مصنف نے اکثر اپنے معاصرین کی تاریخہائے ولادت و وفات وغیرہ نظم کی ہیں۔ ابھی اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۲۔ اعداد التاریخ صفحات ۲۱۲ (زیرِ تالیف) ۳۱

اس میں ۱ھ سے ۱۵۰۰ھ تک تاریخی مادے لکھے ہیں۔

۳۔ تاریخ ساہن پال (موسوم بہ اسم تاریخی غرائب الاقوال ۱۳۸۳ھ) ۳۲

سال آغاز ۱۳۵۵ھ سال تکمیل ۱۳۸۲ھ صفحات ۱۰۰ (زیرِ تالیف)

۴۔ تاریخ سلاطین۔ یہ تاریخی ہجری نام ہے۔ (صحاح التواریخ) ۳۳

تصنیف ۱۵۔ ذیقعد ۱۳۷۱ھ صفحات ۲۰۰

اس میں پہلے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ خلفائے راشدین کے مجمل حالات و سنین ہیں۔ پھر ہندوستان کے ہندو راجوں اور مسلمان بادشاہوں کے سنین جلوس، مدت حکومت، سن وفات وغیرہ کا ایک مجمل خاکہ ہے اس کے دس حصے ہیں۔ دسواں حصہ حکومت پاکستان کے متعلق ہے۔

۳۴ ۵۔ تاریخ عباسی۔ اس کے دو حصے ہیں:

اوّل: خزینۃ النور (یہ تاریخی ہجری نام ہے)

دوم: تاریخ عباسی (یہ بھی تاریخی ہجری نام ہے)

تصنیف ۲۵۔ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ صفحات ۵۳۵

پہلے حصّہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک شجرۂ نسب نبوی لکھا گیا ہے۔ سب کے تاریخی حالات۔ حسبی نسبی شجرے۔ اولاد پسری و دختری کی تفصیل اور جس جس نام پر انبیاء کے شجرے باہم ملتے ہیں وُہ بھی ملا دیئے ہیں۔ اس کے مقدمہ میں نور محمدی کی تخلیق و ظہور اور آبائے نبوی کا مومن کامل ہونا، تفاسیر و احادیث سے لکھا ہے۔ مصنف نے اس حصہ میں قدیم خطوں کے نمونے بھی دیئے ہیں۔ مثلاً: سُریانی خط، صولبانی خط، قیناوی خط، بربادی خط، خزرمی خط، سامی خط، برہمی خط، اس حصہ میں بیاسی[۸۲] اکابر کے حالات ہیں۔

دوسرے حصّہ میں حضرت ابوطالب ہاشمی سے لے کر حضرت نوشہ گنج بخشؒ تک۔ بلکہ مصنف (سید شرافت نوشاہی) نے اپنے تک تمام شجرہ نسب سادات علویہ کا تذکرہ لکھا ہے۔ چونکہ یہ خاندان حضرت عباس علمدار ابن علی المرتضیٰ[۸۱] کی اولاد سے ہے۔ اس مناسبت سے اس حصّہ کا نام "تاریخ عباسی" رکھا ہے۔ اس حصہ میں پینتالیس[۴۵] افراد کے حالات ہیں۔ یہ کتاب ۲۳۷ کتابوں کی مدد سے لکھی ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں سب کی فہرست معہ اسمائے مصنفین لکھی ہے۔

۳۵ ۶۔ حیات نوشہ گنج بخشؒ کے ماخذ

سید شرافت نوشاہی کا یہ تاریخی مقالہ (مختصر رسالہ) ماہنامہ المعارف لاہور

مئی ۱۹۷۰ء میں چھپ چکا ہے۔

۷۔ شریف التواریخ۔ ۳۶

یہ تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، جن کے نام الگ الگ ہیں۔

پہلی جلد، "تاریخ الاقطاب" (تاریخی ہجری نام ہے) ۱۳۵۵ھ

۲۷۔ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ صفحات ۱۰۵۴ سطور فی صفحہ ۲۰

مصنف سید شرافت نوشاہی نے اس کی تصنیف میں بڑی محنت اور کوشش سے کام لیا ہے۔ اس کے مقدمہ میں مدارج ولایت، اقسامِ اولیاء اللہ، قطب، غوث وغیرہ۔ حالتہائے اولیاء اللہ، قلندر، سالک، مجذوب وغیرہ، اثباتِ کراماتِ اولیاء، قرآن، حدیث اور حکمت وغیرہ سے دلائل و مسائل بیعت، خلافت و ارشاد وغیرہ ایک سو اکتالیس[۱۴۱] سلاسلِ فقراء کا تذکرہ معہ شجرہ ہائے طریقت کیا ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے شروع کر کے حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ تک سلسلہ وار تمام مشائخ طریقت کے حالات درج کیے ہیں۔ اِس کتاب کے مآخذ پانسو کتابوں سے زائد ہیں، جن میں پچپن[۵۵] مخطوطات اور باقی مطبوعات ہیں۔ اس جلد کی فہرس الفہارس کے علاوہ سات فہرستیں ہیں۔

اوّل: فہرست مجمل۔ چھبیس[۲۶] مشائخ کے بسلسلہ ترتیب مفصل حالات کی رہنمائی کرتی ہے۔

دوسری فہرستِ مفصّل۔ ہر ایک بزرگ کے ذکر میں جس قدر عنوانات ہیں، تفصیل لکھے ہیں۔ یہ فہرست ۴۳ صفحات کی ہے۔

تیسری فہرست میں بزرگانِ سلسلہ قادریہ کی اولاد اور خلیفوں کے نام ہیں، جن کے حالات اس جلد میں لکھے ہیں، ان کی تعداد ۲۶۰ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و نعت

اَللّٰہُ[1]، محمدؐ ہے ہر حامد و محمودؐ کا، اور احد احمدؐ ہے ہر ساجد و مسجودؐ کا، صفتِ احدیت میں یگانہ ہے، وجود و موجود سب اسی کا افسانہ ہے، اُس کی توحید کا راز فوق الادراک ہے، کیونکہ وہ عددیؐ یگانگت سے بھی پاک ہے، ذاتِ بیچون کی یکتائی ذرّہ ذرّہ سے درخشان ہے، کثرت کا چرچا وحدت کا نشان ہے۔

ع

ففی کل شیٔ لہٗ شاھدٌ یدلّ علیٰ انّہٗ واحدٌ

جمالِ حقیقی حقایقِ موجودات سے نمایاں ہے، موحدِ عالی مقام کو ہر فرد میں مقامِ فردیت عیاں ہے، کُلّ الکُل کی وحدت جامع الصفات ہے، شانِ واحدیت یہی ہے کہ باشکالِ مختلفہ موجود وہی ذات ہے، وحدہٗ لاشریک لہٗ۔

ع

وھو الحامد ھو المحمود لیس فی الدّار غیرہٗ موجودٌ

وفی انفسکم شاہد ہے، کہ فی الحقیقت موجود ذاتِ واحد ہے، غیریت کے تثنیہ کو اس میں کچھ گنجائش نہیں، عینیت کا مسئلہ محتاجِ فہمائش نہیں، جس کے کان میں نحن اقرب کی آواز آئی، اُس نے موجودِ مطلق کو ثابت کر کے

وحدت الوجود

---

[1] ستودہ شدہ، یہ ترجمہ ہے الحمد للہ کا، کیونکہ تمام حامدوں کا محمود و محمد مرف ذاتِ کریم اللہ ہے ۱۲ [2] ستودہ ۱۲ [3] عددی یگانگت سے وہ ایک مراد ہے جس کی تعریف یہ ہے الواحد نصف الاثنین، اثنوں کی گنتی کی یگانگت سے بھی مبرا ہے جیسا کہ کتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۳۱۴ مقام میں ہے، "غرض جب تک ان سب کی گرفتاری سے آزاد ہو کر ایک خدا کے ساتھ جو ایک ہونے سے بھی منزہ و پاک ہے گرفتار و مقید نہ ہو جائیں تب تک خرابی ہی خرابی اور وبال ہی وبال ہے ۱۲ شرافت۔

صاحب سوانح کی خود نوشت تحریر کا عکس (شریف التواریخ جلد اول صفحہ ۲)

حضرتِ شاہ پیر نور اللہ شمع معرفت — شہسوارِ ملک وحدت پیشوا کے واسطے
حضرت شاہِ الٰہی بخش مظہر ذاتِ حق — عمدۃ الابرار اہلِ اتقا کے واسطے
حضرتِ شاہ پیر قُل احمد ملقب پاکذات — نوشہ ثانی امیرِ ازکیا کے واسطے
حضرتِ شاہِ امین الاولیا عالی نسب — مصدرِ حسنات شاہِ بے ریا کے واسطے
حضرتِ والاقدر سیّد محمد شاہ پیر — جامع شرع وحقیقت باخدا کے واسطے
حضرتِ شاہِ غلام مصطفیٰ عالیجناب — عزّ وفخرِ خاندانِ صوفیا کے واسطے
خادم الفقرا شریف احمد شرافت بوالریاض — خاکپائے آلِ فخر الانبیا کے واسطے
دین ودنیا کے مقاصد سے ہمیں معمور کر — انبیاؤ اولیاؤ اصفیا کے واسطے
دے ہمیں ایمانِ کامل اور عشقِ سرمدی — برکتِ پیرانِ شجرہ اولیا کے واسطے

یا الٰہی التجائیں کر شرافت کی قبول
سلسلہ نوشاہِ حاجی باخدا کے واسطے

تمام شد

کتاب شریف التواریخ جلد اوّل موسوم بہ تاریخ الاقطاب بدستخط مؤلف اعنی خادم اہل اللہ فقیر حقیر ابو الریاض امین الدین شریف احمد شرافت نفیس رقم ابن مقبول درگاہِ خدا حضرت شاہ غلام مصطفیٰ صاحب علوی عباسی سُنّی حنفی قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالی بروز سہ شنبہ بوقتِ ظہر بتاریخ شانزدہم جمادی الآخر ۱۳۶۷ھ یکہزار وسیصد وشصت وہفت ہجری مطابق بست ہفتم اپریل ۱۹۴۸ء یکہزار ونہصد وچہل وہشت عیسوی موافق پانزدہم بساکھ سمت ۲۰۰۵ دوہزار پنج بکرمی در عہدِ سلطنت مجاہد ملت مختار الملک حضرت قائدِ اعظم سلطان محمد علی جناح گورنر جنرل وشہنشاہ دولتِ خداداد پاکستان در عالمِ سفر بقریۂ بھوپال والہ چک صوبہ ضلع لائل پور پنجانہ ارادت آئین عزیز مولوی غلام نبی صاحب صوفی ابن میاں راج محمد مرحوم زیب ترقیم یافت۔ وللہ الحمد۔

شریف التواریخ بخط صاحب سوانح (آخری صفحہ ۱۰۴۴)

چوتھی فہرست اُن مستورات کے اسماء کی جن کے احوال اس میں تحریر ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۴۲ ہے۔

پانچویں فہرست ان بزرگوں کے ناموں کی ہے، جن کی تاریخیں اور سنین وفات اس میں لکھے ہوئے ہیں، ان کی تعداد ۴۴۴ ہے۔

چھٹی فہرست اُن حضرات کے اسماء کی ہے جن کے حالات ضمناً بلا تاریخِ وفات اس میں آئے ہیں، ان کی تعداد ۱۳۴ ہے۔

ساتویں فہرست ان حضرات کے ناموں کی ہے جو اس جلد کے سنہ تکمیل ۱۳۵۵ھ میں زندہ موجود تھے۔ ان کی تعداد ۸۲ ہے۔

اس جلد کے ختم ہونے پر اکابر مورخین نے اس کی تقریظیں اور تاریخیں لکھی ہیں، جن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

۱۔ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ساہنپالوی رح المتوفی ۱۳۸۴ھ۔

۲۔ مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری المتوفی ۱۲۸۱ھ

۳۔ مولانا قاضی محمد سلام اللہ شائق[1] ساکن چک عمر۔ ضلع گجرات۔

شریف التواریخ کی دوسری جلد کا نام "طبقات نوشاہیہ" ہے۔

۱۷۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ صفحات ۱۴۶۶ سطور فی صفحہ ۲۲

اس جلد کو مصنف نے سات طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا طبقہ: نوشاہیہ، آبائیہ، جدیہ۔ اس میں اپنے مورثِ اعلیٰ، امام سلسلہ نوشاہیہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش رح سے لے کر اپنے

---

[1] مولانا محمد سلام اللہ شائق چودھویں صدی ہجری کے قادر الکلام شاعر اور تاریخگو تھے۔ علاقہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں ان کا فتویٰ مقبول تھا۔

آبا و اجداد کے حالات اپنے تک لکھے ہیں۔ اپنے بیٹوں کا تذکرہ
بھی کیا ہے۔ اس طبقہ میں گیارہ حضرات کے احوال لکھے ہیں۔

دوسرا طبقہ: نوشاہیہ برخورداریہ۔ اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے فرزند اکبر
سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ کی اولاد کے حالات گیارہ ابواب
میں پشت وار لکھے ہیں، جن کی تعداد ۲۵۵ ہے۔

تیسرا طبقہ: نوشاہیہ ہاشمیہ۔ اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے چھوٹے بیٹے
سیّد محمد ہاشم دریادل کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار
لکھے ہیں، ان کی تعداد ۷۹ ہے۔

چوتھا طبقہ: نوشاہیہ سلیمانیہ۔ اس میں قطب الاوان حضرت سخی شاہ سلیمان
نوری بھلوالیؒ کی اولاد کے حالات دس ابواب میں پشت وار
لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۶۰ ہے۔

پانچواں طبقہ: نوشاہیہ رحمانیہ۔ اس میں حضرت نوشاہ عالم پناہؒ کے خلیفہ
ارجمند شیخ عبدالرحمٰن المعروف پاک رحمان نوشاہی بھڑیوالہ کے اور
ان کے متولیوں کے حالات زمانہ حاضرہ تک درج کیے ہیں۔ ان کی
تعداد ۴۲ ہے۔

چھٹا طبقہ: نوشاہیہ سچیاریہ۔ اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے خلیفہ صادق
شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ کے اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب
میں پشت وار لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۳۶ ہے۔

ساتواں طبقہ: نوشاہیہ صالحیہ۔ اس میں حضرت نوشہؒ کے خلیفہ راسخ سیّد
صالح محمد ساکن چک سادہ گجراتی کے اور ان کی اولاد کے حالات
نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں ان کی تعداد ۲۲ ہے۔

اِس جلد میں پانسو سے زائد رجال کے حالات مصنف نے لکھے ہیں۔ اِن کے علاوہ وہ حضرات جن کی پیدایش یا وفات کی تاریخیں اور سنین اس میں آئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۶۷ ہے۔ اس جلد کے ماخذ کی تعداد ۲۷۵ کتابیں ہیں، جن میں سے ۱۶۲ نادر مخطوطات ہیں اور ۱۱۳ مطبوعہ کتابیں ہیں۔ سیّد شرافت نوشاہی نے سب ماخذ کی فہرست کتاب کے آخر میں دے دی ہے۔

شریف التواریخ کی تیسری جلد کا نام "تذکرۃ النوشاہیہ" ہے۔ چونکہ اس کی ضخامت پہلی دونوں جلدوں سے زیادہ ہے، اس لیے مصنف (سید شرافت نوشاہی) نے اس کو بارہ حصّوں میں منقسم کیا ہے اور پہچان کے واسطے ہر حصّہ کا علیحدہ علیحدہ نام رکھا ہے۔

پہلا حصّہ: تحائف الاطہار: اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کے بلاواسطہ مریدوں اور خلیفوں کا تذکرہ ہے۔

دوسرا حصّہ: لطائف الاخیار: اس میں حضرت نوشہ صاحب رح کے مریدالمریدوں کا ذکر ہے۔

تیسرا حصّہ: معارف الابرار: اس میں تیسری پشت کے اکابر کے حالات ہیں۔

چوتھا حصّہ: مآثرالاجبار: اس میں چوتھی پشت کے بزرگوں کے حالات ہیں۔

پانچواں حصّہ: عوارف الانوار: اس میں پانچویں پشت کے احباب کے ذکر ہیں۔

چھٹا حصّہ: صحائف الاسرار: اس میں چھٹی پشت کے مشائخ کے احوال مذکور ہیں۔

ساتواں حصّہ: مناہج الآثار: اس میں ساتویں پشت کے صاحبان کے

اذکار تحریر ہیں۔

آٹھواں حصّہ: شواہد الافکار: اس میں آٹھویں پشت کے درویشوں کے احوال لکھے ہیں۔

نواں حصّہ: فوائد الاذکار: اس میں نویں پشت کے اہل اللہ کا تذکرہ ہے۔

دسواں حصّہ: عمائد الادوار: اس میں دسویں پشت کے صوفیوں کا ذکر ہے۔

گیارھواں حصّہ: روائح الازہار: اس میں گیارھویں پشت کے فقراء کے احوال درج کیے ہیں۔

بارھواں حصّہ: طوالع الاظفار: اس میں ان بزرگوں کے احوال لکھے ہیں، جن کا نوشاہی سلسلہ میں منسلک ہونا ثابت ہے لیکن ان کا شجرۂ بیعت نہیں مل سکا۔

اس جلد کے چار حصّے بہ صورتِ مبیضہ لکھے جا چکے ہیں۔ آٹھ حصّوں کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ سیّد شرافت نوشاہی بڑی کوشش سے ان کو لکھ رہے ہیں۔ تقریباً ایک ہزار حضرات کے حالات یا کم و بیش اس تیسری جلد کے بارہ حصّوں میں جمع ہو جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

اس تیسری جلد کا آغاز ۲۰ رجب ۱۳۸۹ھ کو ہوا۔

۳۷

۸۔ واقعاتِ جنگ ۱۹۶۵ء پاک و ہند

آغاز ۶۔ ستمبر ۱۹۶۵ء اختتام ۲۳۔ ستمبر ۱۹۶۵ء

صفحات ۳۲

تذکرہ

۹۔ آثار محمد شاہی (سیرت محمد شاہی) ۳۸

۲۹۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ صفحات ۸۰

یہ حضرت سیّد حافظ محمد شاہ نوشاہی متوفی ۲۲۔ محرم ۱۳۳۷ھ کا مختصر تذکرہ ہے۔

۱۰۔ اذکار نوشاہیہ (مطبوعہ) صفحات ۱۱۲ ۳۹

۴۔ محرم ۱۳۵۴ھ تکمیل و طباعت ۱۳۸۳ھ

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے لے کر اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ تک اپنے آبا و اجداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۱۔ ارشاد الاخیار (تاریخی نام ہے) حالات سیّد حافظ محمد برخوردار ۴۰

محرم الحرام ۱۳۴۹ھ صفحات ۱۰۰

یہ کتاب سجادہ نشین کا پہلا حصّہ ہے۔

۱۲۔ انوارِ نوشاہیہ (مطبوعہ) ۴۱

۴۔ رجب ۱۳۷۱ھ صفحات ۳۲

یہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی مختصر سوانح حیات ہے۔

۱۳۔ تذکرۃ المخدرات ۴۲

۵۔ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ صفحات ۴۷۸

یہ حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی اولاد میں سے بیٹیوں، پوتیوں اور بیویوں کے حالات کا تذکرہ ہے۔

۱۴۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ (ضیافۃ الابرار من اشعار الاخیار) ۴۳

۱۳۶۴ھ ۔ (زیرِ تالیف)

فارسی، اُردو اور پنجابی شاعروں کا ترتیب حرف تہجی تذکرہ۔

۱۵۔ تذکرہ محمد شاہی ۴۴

۲۲۔ محرم ۱۳۸۰ھ صفحات ۹۰۰

حضرت سیّد حافظ محمد شاہ نوشاہی متوفی ۲۲۔محرم ۱۳۳۷ھ کا مبسوط تذکرہ ہے۔

۱۶۔ تذکرہ مصنفین نوشاہیہ ۴۵

۱۴۔ رمضان ۱۳۸۶ھ (زیرِ تالیف)

سیّد شرافت نوشاہی یہ ایک ضخیم تذکرہ مرتب کر رہے ہیں۔

۱۷۔ تذکرہ میر نواب ۴۶

۴۔جُون ۱۹۶۱ء صفحات ۵۰

سیّدہ نواب نوشاہی بر قندازی پوٹھوہاری کا مختصر تذکرہ ہے۔

۱۸۔ تذکرہ نوشاہِ عالیجاہؒ (سیرۃ نوشہ گنج بخشؒ) ۴۷

آغازِ کتاب ۱۳۸۰ھ صفحات ۶۰۰ (زیرِ تالیف)

۱۹۔ تذکرہ نوشاہی کا اُردو ترجمہ (زیرِ تکمیل) ۴۸

۱۳۵۲ھ

۲۰۔ جواہرِ نوشاہیہ تصنیف ۱۳۵۲ھ ۴۹

اس میں چار جوہر ہیں:

پہلے جوہر میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے آبا و اجداد کے حالات۔

دوسرے جوہر میں حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کی زندگی کے حالات۔

تیسرے جوہر میں حضرت نوشہ پیرؒ کے فضائل وخصائص۔

چوتھے جوہر میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی اولاد اور خلفاءؒ کے حالات۔

۲۱۔ حیاتِ ربانی ۵۰

۲۷۔ شوال ۱۳۷۸ھ صفحات ۱۲۴

مولانا سیّد حافظ محمد حیات ربانی متوفی ۱۱۷۳ھ بن سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی کا تذکرہ۔

۲۲۔ خلیفہ اعظم (مقاماتِ برخورداریہ) ۵۱

۲۰۔ شوال ۱۳۷۸ھ ۔ صفحات ۶۸

اس میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ متوفی ۱۵۔ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ کے حالات ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے فرزند اکبر وسجادہ نشین تھے۔

۲۳۔ ذکرِ نوشاہی (مطبوعہ) ۵۲

۱۷۔ محرم ۱۳۸۵ھ صفحات ۴۲

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے والد اکرم اعلیٰ حضرت سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ متوفی ۱۳۸۴ھ کا مختصر تعارف کرایا ہے۔

۲۴۔ شاہ عبدالرحمٰن پاکؒ (مطبوعہ) ۵۳

۱۳۹۱ھ صفحات ۴۰

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک پھڑی والا متوفی ۱۱۱۵ھ کا مختصر حال۔

۲۵۔ صحیفۂ نور (آثارِ شاہ نور اللہ نوشاہیؒ) ۵۴

۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ صفحات ۱۰۰

اس میں حضرت مولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی المتوفی ۱۲۲۹ھ کا ذکرِ خیر ہے۔

۵۵ ۲۶۔ طراز الاولیاء (عربی)

۲۱۔ صفر ۱۳۷۴ھ صفحات ۲۵

حضرت رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے لے کر مصنف کے شجرہ طریقت کے موافق اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ تک اختصار کے ساتھ حالات لکھے ہیں۔

۵۶ ۲۷۔ عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ

ابتدائے تصنیف ۱۳۷۸ھ (زیرِ تالیف ہے)

مولانا شرافت نے اپنے والد حضرت سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی کا مفصّل تذکرہ لکھنا شروع کیا ہے۔

۵۷ ۲۸۔ کلیدِ بخشش (حیاتِ شاہ الٰہی بخشؒ نوشاہی)

۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ صفحات ۹۴

یہ حضرت مولانا سیّد حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی ساہنپالویؒ متوفی ۷۔ رمضان ۱۲۵۳ھ کی سوانح حیات ہے۔

۵۸ ۲۹۔ مآثر الجمال (مآثر شاہ جمال اللہ نوشاہی)

۲۴۔ شوال ۱۳۷۸ھ صفحات ۶۸

یہ حضرت مولانا سیّد حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی ساہنپالویؒ متوفی ۱۱۴۲ھ کا تذکرہ ہے۔

۵۹ ۳۰۔ مراۃ الامین

۲۵۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ صفحات ۷۰

یہ حضرت مولانا سیّد محمد امین مختار السالکین نوشاہی ساہنپالویؒ متوفی ۱۳۱۰ھ کا تذکرہ ہے۔

۶۰ ۳۱۔ نوشاہِ زمان (تذکرہ شاہ قُل احمد نوشاہیؒ)

۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ صفحات ۲۲۴

یہ حضرت مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاک ذات نوشاہِ ثانی ساہنپالویؒ متوفی ۱۲۸۶ھ کا تذکرہ ہے۔

فضائل ومناقب

(۷)

۶۱ ۱۔ اِستِنباہ فی اَلقابِ النوشاہ ۔ فارسی

۱۳۷۰ھ صفحات ۲۴۱

سلسلہ نوشاہیہ کی کتابوں میں سے حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے تین ہزار (۳۰۰۰) القاب جمع کر کے بترتیب حروف تہجی مرتّب کیے ہیں۔

۶۲ ۲۔ خزینۃ الکمالات (فضائلِ نوشاہِ عالیجاہؒ)

۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ صفحات ۹۶

۶۳ ۳۔ خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

۲۷۔ محرم ۱۳۷۵ھ صفحات ۱۷۵

اس کتاب میں مصنف نے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کو تمام مروجہ سلاسلِ فقراء پر فوقیت دیتے ہوئے کتب صوفیائے کرام سے دلائل دیئے ہیں۔

۶۴ ۴۔ زبدۃ الکرامات (کراماتِ نوشاہِ عالیجاہؒ)

۱۵۔ شعبان ۱۳۸۲ھ صفحات ۳۹۴

۶۵ ۵۔ عمدۃ المقامات (مقاماتِ نوشاہِ عالیجاہؒ)

۷۔ رمضان ۱۳۸۲ھ صفحات ۱۵۷

حضرت نوشہ صاحبؒ کے مقامات پر قدیم کتابوں سے اقتباسات

جمع کر کے مصنف نے سیر حاصل بحث کی ہے۔ ہر ایک مقام کی پوری پوری تشریح اصطلاحاتِ صوفیہ کے مطابق کی ہے۔

۶۔ قسطاس القادریہ بموازنۃ قرطاس النقشبندیہ۔ فارسی ۶۶

۲۱۔ صفر ۱۳۶۰ھ صفحات ۲۶

اس میں صوفیوں، اکابر اولیاء اللہ کے ایک سو اقوال سے سلسلۂ قادریہ کی فضیلت دُوسرے سلسلوں خصوصاً نقشبندیہ وغیرہ پر ثابت کی ہے۔

۷۔ نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ۔ فارسی ۶۷

۲۳۔ جمادی الاُخریٰ ۱۳۵۵ھ صفحات ۸۷

اس میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے فرزندوں اور اولاد کے فضائل خود نوشہ صاحب کی زبان سے لکھے ہیں۔

۸۔ یواقیت والمرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمٰن۔ فارسی ۶۸

۱۳۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ صفحات ۴۶

اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے تمام خلیفوں میں سے از روئے کمالات شیخ عبدالرحمٰن پاک پھٹی والاؒ متوفی ۴۔ محرم ۱۱۱۵ھ کو افضل ثابت کیا ہے۔

نسب نامے اور شجرے

(۸)

نسب نامے

۱۔ جمرۃ النسب کا اردو ترجمہ ۶۹

بنی ہاشم اور علویوں کے بعض نسبوں کا ترجمہ کیا ہے پوری کتاب کا ترجمہ نہیں۔

۷۰ ۲۔ حدیقۃ الانساب (زیرِ تالیف ہے)

آغاز تصنیف ۱۳۵۳ھ صفحات ۲۰۰

اس میں سادات، جاٹوں، راجپوتوں اور بادشاہوں اور دیگر کئی اقوام کے شجرہ ہائے نسب لکھے ہیں۔

شجرے

۷۱ ۳۔ زبدۃ السلاسل

تصنیف ۱۷۔ شعبان ۱۳۷۸ھ صفحات ۹۵

اس میں مصنف نے صوفیائے کرام کے چودہ[۱۴] خاندانوں کے شجرہ ہائے طریقت درج کیے ہیں اور ہر ایک کا اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کیا ہے۔

۷۲ ۴۔ سلاسل اولیاء اللہ

اس میں بھی اولیاء اللہ کے سلاسلِ طریقت تحریر کیے ہیں۔

ذاتی حالات

(۹)

مکاتیب، روزنامچے، سفرنامے

مکاتیب

۷۳ ۱۔ کتاب المسطور بین الشّرافۃ والطور (لمحاتِ محبت)

آغاز مراسلت ۱۴۔ رجب ۱۳۶۱ھ اختتام ۱۷۔ محرم ۱۳۸۰ھ

مکاتیبِ شرافت ۴۷۔ مکاتیبِ طور ۴۷۔ صفحات ۱۸۴

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے اور صوفی محمد افضل طُور بی۔اے منشی فاضل، ادیب فاضل ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے مکاتیب

جمع کیے ہیں۔

۲۔ مراسلۃ المعظیم بین الشرافۃ والسلیم (اشاراتِ محبت) ۷۴

آغازِ مراسلت ۵۔شعبان ۱۳۵۸ھ۔ اختتام ۱۵۔جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ

مکاتیبِ شرافت ۳۲ ، مکاتیبِ سلیم ۳۷ ۔ صفحات ۲۰۸

یہ سید شرافت اور سید رؤف احمد سلیم نوشاہی لاہوری کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

۳۔ مقالات النورانی بین الشرافۃ والسرور الکیانی (تجلیاتِ محبت) ۷۵

آغاز مراسلت ۵۔جمادی الاخریٰ ۱۳۶۳ھ۔اختتام ۸۔رجب ۱۳۷۰ھ

مکاتیبِ شرافت ۲۷ ۔ مکاتیبِ کیانی ۱۸۔صفحات ۱۲۸

یہ سید شرافت نوشاہی اور صاحبزادہ غلام سرور کیانی ایم۔اے ساکن اکبرآباد (وڈروہ) ضلع گجرات کے باہمی خطوط کا مجموعہ ہے۔

۴۔ مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف ۔ دو جلدیں ۷۶

جلد اول : اختتام ۱۳۶۲ھ صفحات ۸۰۰

جلد دوم : اختتام ۱۳۶۵ھ صفحات ۳۰۰

یہ سید شرافت نوشاہی اور صاحبزادہ محمد امین نوشہروی کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

۵۔ مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر (لمعاتِ محبت)

آغاز مراسلت ۶۔شعبان ۱۳۶۸ھ ۔ اختتام ۱۱۔شعبان ۱۳۷۰ھ ۷۷

مکاتیبِ شرافت ۱۸ ۔ مکاتیبِ اختر ۲۲ ۔ صفحات ۳۰۶

یہ سید شرافت نوشاہی اور میاں محمد اختر ایبٹ آبادی کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

۶۔ مکتوباتِ شرافت (جذباتِ محبت) ۷۸

۲۰۔شوال ۱۳۶۳ھ صفحات ۸۱

یہ سید شرافت نوشاہی کے ۳۵ مکاتیب عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی کا مجموعہ ہے جو نظم اور نثر پر مشتمل ہیں۔ ان میں غیر منقوط، واسع الشفتین اور توشیحات کی صنعتیں بھی ملحوظ رکھی ہیں۔

۷۔ مکتوباتِ شرافت (یادگار محبت) ۷۹

۱۹۔ جنوری ۱۹۵۶ء صفحات ۱۱۰

سید شرافت نوشاہی کے یہ ۶۱ مکاتیب ہیں جو انہوں نے اپنے مرید شاہد رضا کے نام لکھے ہیں۔

۸۔ مکتوبات شرافت ۸۰

یہ ہزاروں کی تعداد۔ نظم و نثر میں موجود ہیں جو ابھی متفرق پڑے ہیں اور کچھ احباب کے گھروں میں ہیں، جمع نہیں ہو سکے۔

روزنامچے

۹۔ روزنامچہ شرافت ۸۱

ابتدا ۱۳۴۷ھ، اختتام ۱۳۷۲ھ۔ صفحات ۵۰۰

یہ روزنامچہ تاریخی، علمی، واقعاتی، خانگی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ یہ مسلسل نہیں بلکہ سید شرافت نوشاہی نے حسبِ ضرورت وقتاً فوقتاً لکھا ہے۔

۱۰۔ روزنامچہ شرافت ۸۲

یہ پورے ۱۹۷۰ء کا مختصر روزنامچہ ہے جو مطبوعہ ڈائری پر لکھا ہوا ہے۔

۱۱۔ روزنامچہ شرافت ۸۳

یہ بھی مطبوعہ ڈائری پر ۱۹۷۱ء میں یعنی سالِ رواں میں لکھ رہے ہیں۔

۱۲۔ ریاض العلوم ۸۴

۲۰۔ رمضان ۱۳۸۸ھ صفحات ۲۳۵

یہ سید شرافت نوشاہی کی تصانیف کی فہرست ہے۔

۸۵ ۱۳۔ یارانِ شرافت (دو حصے ہیں)

حصہ اول ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ صفحات ۲۳۲

حصہ دوم ۲۴۔ شعبان ۱۳۹۱ھ صفحات ۱۵۲

سفرنامے

۸۶ ۱۴۔ بیان الاسفار (سیر و سیاحت) فارسی و اردو

۳۰۔ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ صفحات ۱۰۵۰

اس میں سید شرافت کے چند سفروں کا بیان ہے۔

۸۷ ۱۵۔ ثبات الایقان فی سفر الملتان

ابتداء ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ۔ اختتام ۲۸۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ

صفحات ۹۳۔

۸۸ ۱۶۔ حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار (سفرنامہ اوچ متبرکہ)

تصنیف ۲۰۔ محرم ۱۳۵۳ھ صفحات ۳۷۵

اس کتاب کے خاتمہ پر شجرۃ[1] الانوار میں سے سادات گیلانی کے نسب نامے بھی لکھے ہیں۔ اوچ متبرکہ کے مزارات، وہاں کی تاریخی کتابوں کے کوائف اور دربارِ گیلانی کے مزارات کا نقشہ بھی تحریر کیا ہے۔

۸۹ ۱۷۔ ہدیۂ احباب (سفرنامہ خوشاب) صفحات ۴۵

از ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ تا ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

اس میں بھلوال شریف اور خوشاب شریف کی زیارتوں کے کوائف تحریر کیے ہیں۔

---

[1] شجرۃ الانوار تصنیف سید علی اصغر گیلانی حدود اواخر بارھویں صدی ہجری اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ دانشگاہ پنجاب لاہور میں موجود ہے۔

اوراد وعملیات

(۱۰)

اوراد

۱۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ ۔عربی ۹۰

۲۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ ۔ بطرز دیگر ۹۱

۳۔ شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم ۔ لامیہ ۹۲

۴۔ شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم ۔ نونیہ ۹۳

۵۔ شریف الصلوات علیٰ سیّد الکائنات ۔عربی ۔ (مطبوعہ) ۹۴

۶۔ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ صفحات ۱۰۴

تعداد درود شریف تقریباً سترہ سو ۔ بترتیب حروف تہجی

۶۔ شمس الانوار ۔ فارسی منظوم ترجمہ گنج الاسرار ۹۵

۶۔ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ صفحات ۱۵

یہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے رسالہ گنج الاسرار کا ترجمہ ہے۔

۷۔ صلوٰۃ الحسنیٰ (صلوات شرافت) ۹۶

۱۹۔ رمضان ۱۳۸۱ھ صفحات ۲۲

یہ اسماء الحسنیٰ کی تعداد کے مطابق درود شریف لکھا ہے۔

۸۔ ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار ۹۷

۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ صفحات ۲۹

اس میں ایسے وظائف کا انتخاب کیا ہے جن کا ورد کرنے سے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا امکان ہے۔

۹۔ فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ ۹۸

ربیع الاول ۱۳۷۱ھ صفحات ۲۴

اس میں خاندان نوشاہی کے وظائف لکھے گئے ہیں۔

۱۰۔ قادریہ دعائیں ۹۹

۱۷۔ رجب ۱۳۷۴ھ صفحات ۳۵

اس میں مشائخ قادریہ کی زبان سے دعائیں درج کی ہیں

عملیات

۱۱۔ افضل الاعمال ۱۰۰

یہ رسالۂ عملیات میاں محمد افضل ابدالوی کے لیے لکھا گیا۔

۱۲۔ تحفۂ محبوب (عملیات) ۱۰۱

۱۳۷۱ھ۔ صفحات ۲۴

۱۲۔ ذخیرہ عملیات ۱۰۲

۲۵۔ شعبان ۱۳۵۹ھ صفحات ۱۰

اس میں سفلی عملیات جنتر منتر تحریر کیے ہیں۔

۱۴۔ عملیاتِ شرافت۔ اس کے دو حصے ہیں: ۱۰۳

حصہ اوّل: زادالعاملین۔ ۲۲۔ شعبان ۱۳۵۷ھ مطبوعہ صفحات ۱۰۰

حصہ دوم: طریق الصالحین، ۲۴۔ شعبان ۱۳۷۹ھ صفحات ۱۸۳

یہ اوراد و عملیات کا بہترین سرمایہ ہے۔ جس بزرگ سے اجازت حاصل ہوئی ہے، اس کی سند بھی لکھی ہے۔

ادب

(۱۱)

۱۔ ارمغانِ امینیہ ۔ فارسی ۔ اردو منظمیں (مطبوعہ) ۱۰۴

۲۰ ۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۶ھ صفحات ۲۰

مصنف نے اپنے جد امجد حضرت سیّد محمد امین مختار السالکین نوشاہی کی مدحیات میں لکھا ہے۔

۲۔ پنجاب میں اردو غزل کی تاسیس (مطبوعہ) ۱۰۵

یہ رسالہ (مقالہ) ماہنامہ معارف اعظم گڑھ نومبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۳۔ شاہدنامہ ۔ فارسی منظوم بطرز محمود نامہ (زیر تالیف) ۱۰۶

۱۳۷۳ھ

ہر ایک حرف کے سات اشعار ہیں۔

۴۔ ضرب الامثال (پنجابی اکھان) زیر تالیف ۱۰۷

۱۳۵۶ھ بہ ترتیب حروف تہجی

۵۔ لطائف علمیہ (مطبوعہ) ۱۰۸

۱۳۷۳ھ صفحات ۱۲۸

اس میں اہل علم اصحاب اور شاعروں کے لطیفے ہیں۔

تحقیق و تنقید

(۱۲)

۱۔ اصلاح شجرہ شریف نوشاہی (مطبوعہ) ۱۳۸۷ھ ۱۰۹

سیّد برق صاحب کے رسالہ مذکورہ کی تاریخی اور واقعاتی اغلاط کی نشان دہی کی ہے۔ یہ تین ایڈیشنوں کی اصلاح ہے۔

۲۔ تحقیق الاخبار ۱۱۰

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ صفحات ۲۲

اس میں منشی عبدالغنی راحت پٹواری کے رسالہ حیاتِ سچیار کی تاریخی اور واقعاتی غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔

طب

(۱۳)

۱۔ رموز الطب ۱۱۱

۲۹۔ رمضان ۱۳۷۸ھ صفحات ۱۷

اس میں امراض مختلفہ کے طبّی نسخے درج کیے ہیں۔

متفرقات

(۱۴)

۱۔ افکار شرافت (بیاض) صفحات ۷۰۶ ۱۱۲

۲۔ بشارات متعلقہ بشارت۔ تصنیف ۱۳۸۱ھ ۱۱۳

اس میں وہ خوابیں جمع کی ہیں، جو لوگوں کو سیّد بشیر احمد بشارت نوشاہی مرحوم متوفی ۱۳۸۱ھ کے بارہ میں آئی ہیں۔

۳۔ تحریر شرافت (بیاض) صفحات ۳۹۶ ۱۱۴

۴۔ خزینۃ العلوم (بیاض) صفحات ۴۸۶ ۱۱۵

۵۔ خزینہ شرافت (بیاض) صفحات ۴۴۸ ۱۱۶

۶۔ خواب ہائے شرافت ۱۳۴۵ھ ۱۱۷

ابتدائے عمر کی خوابیں لکھی ہیں۔

۷۔ درّۃ البیضا (بیاض) صفحات ۱۱۸

۸۔ دستور الاخوان (وزتن بھانجی) صفحات ۱۷۴ ۱۱۹

۹۔ دستور شرافت (بیاض) صفحات ۱۶۴ ۱۲۰

۱۰۔ رویائے صالحہ ۱۲۱

تصنیف ۱۳۸۴ھ صفحات ۲۸

اس میں اُن خوابوں کو جمع کیا ہے جو سید شرافت نوشاہی کے والد اعلیٰ حضرت سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی المتوفی ۱۳۸۴ھ کے متعلق لوگوں نے دیکھیں۔

۱۱۔ سفینہ شرافت (بیاض) صفحات ۴۴۸ ۱۲۲

۱۲۔ فروغِ انجمن ۱۲۳

تصنیف ۲۷۔صفر ۱۳۵۸ھ صفحات ۱۴۴

اس میں انجمن خاندان نوشاہیہ کے انعقاد کا ذکر ہے۔

۱۳۔ فوائد شرافت (بیاض) صفحات ۲۰۰ ۱۲۴

۱۴۔ فوائد متفرقہ (بیاض) صفحات ۱۲۵

۱۵۔ گنجینہ شرافت (بیاض) صفحات ۶۸۲ ۱۲۶

۱۶۔ مبشراتِ شرافت ۱۲۷

تصنیف ۱۳۷۳ھ صفحات ۲۴

یہ اپنے مرید شاہد رضا کے متعلق خوابیں جمع کی ہیں۔

۱۷۔ مخزنِ نوشاہی (بیاض) صفحات ۱۲۸

۱۸۔ یادگارِ شرافت (بیاض) صفحات ۱۵۰ ۱۲۹

نوٹ

متفرقات کے تحت صاحبِ سوانح کی بارہ[۱۲] مختلف بیاضوں کی فہرست درج کی گئی ہے۔ لفظ بیاض عموماً شعری مجموعوں کے لیے مستعمل ہے۔ لیکن صاحبِ سوانح کی بیاضوں کے مطالعہ سے قرونِ اولیٰ کے فنافی الکتاب حضرات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جن کی بیاضیں صرف یادداشتوں کے مجموعے ہی نہیں بلکہ مستقل تصانیف کی حیثیت رکھتی ہیں۔ واقعی یہ بیاضیں محققین کے لیے بنیادی ماخذوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مرتباتِ شرافت

نوٹ : مرتباتِ شرافت میں دیگر مصنفین کی تصانیف کی فہرست دی جارہی ہے۔ مولانا شرافت نے ان کو صرف مرتّب ، مدوّن اور مبوّب کیا ہے۔ ان میں بجز انشائے نوراللہ نمبر ۱۴۵ ، جمہرۃ النسب نمبر ۱۵۲ اور گنج الاسرار نمبر ۱۵۶ باقی سب مرتبات کے نام صاحب سوانح مولانا شرافت کے تجویز کردہ ہیں۔

علومِ قرآن

(۱)

۱۔ ختمات القرآن ۱۳۰

تصنیف مولانا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی م ۱۳۸۱ھ

ترتیب ۸ رجب ۱۳۸۱ھ صفحات ۳۲

۲۔ صدِ ختم کلام اللہ ۱۳۱

از مولانا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

ترتیب ۱۴ رجب ۱۳۸۱ھ صفحات ۳۲

۳۔ فالنامہ قرآنی ۔ فارسی ۱۳۲

از سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہی م ۱۲۲۹ھ

ترتیب ۲ رمضان ۱۳۶۰ھ صفحات ۸

فقہ

(۲)

۱۔ مواعظ نوشہ پیر[1] المعروف نوشہ پیر دیاں سمجھاونیاں (پنجابی نثر) مطبوعہ ۱۳۳
حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ م ۱۰۶۴ھ
تصنیف عہد اکبری ۹۹۰ھ
ترتیب ۱۵۔ محرم ۱۳۸۸ھ صفحات ۳۴ صفحاتِ نسخہ مطبوعہ ۵۶
حضرت نوشہؒ کے چار وعظوں کا مجموعہ ہے۔

تصوّف

(۳)

۱۔ رموزِ عشق ۱۳۴
از سخی امام شاہ نوشاہی وزیر آبادیؒ۔ متوفی اوائل عہد سکھاں۔
ترتیب ۱۲۔ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ
یہ تین سی حرفیوں کا مجموعہ ہے۔

۲۔ کلیاتِ نوشہؒ (اردو نظم) ۱۳۵
شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ م ۱۰۶۴ھ
ترتیب ۱۲۔ شوال ۱۳۸۸ھ صفحات ۴۷۶
اس میں آپ کے چھتّر رسائل بترتیب حروف تہجّی جمع کیے ہیں۔ اشعار کی کُل تعداد دو ہزار چار سو چار ہے۔ ۲۶ اوزان استعمال ہوئے ہیں۔

۳۔ کلیاتِ نوشہ (پنجابی نظم) ۱۳۶
شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش صاحب قادری م ۱۰۶۴ھ
ترتیب ۱۳۸۹ھ — اس کلیات میں ایک سو چھبیس رسالے

---

[1] مواعظ نوشہ پیر اب پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے پنجابی کے نصاب میں شامل ہے

بترتیب حروف تہجی جمع کیے ہیں۔ اشعار کی کُل تعداد چار ہزار ہے۔ صفحات ۹۰۶

پنجابی کلام کے اوزان

حضرت حاجی محمد نوشہؒ نے اپنے کلام میں ۳۷ اوزان استعمال کیے ہیں۔

پنجابی کلام کے عنوانات

حضرت نوشہؒ نے اپنے کلام میں مختلف عنوانات رکھے ہیں۔ بعض مضمون کے لحاظ سے اور بعض اصنافِ شعر کے لحاظ سے۔ مضمون کے لحاظ سے حسبِ ذیل عنوانات ہیں:

۱۔ یاد۔ ذکر

۲۔ ناد۔ آواز۔ راگ ۔ نوا۔ سرود

۳۔ ٹاہر۔ ندائے حق ۔ لفظ بیلی سے شروع ہوتا ہے۔ عموماً چار مصرع کا اور کبھی پانچ مصرع کا ہوتا ہے۔

۴۔ کڑکا۔ جلالیت والا کلام ہے۔

۵۔ حکایت۔ کوئی واقعہ بطور تمثیل بیان کیا جاتا ہے۔

اصنافِ شعر کے لحاظ سے عنوانات

۱۔ اٹ۔ مصرع کے درمیان میں قافیہ ہوتا ہے۔

۲۔ پوڑی۔ تین شعروں سے زیادہ نہیں۔

۳۔ ٹُپک۔ اس نظم کے چھوٹے چھوٹے مصرعے ہیں۔

۴۔ جھُولنا۔ چار مصرعوں کا ہوتا ہے۔ وزن میں قافیہ بندی ہے۔

۵۔ چھَپّہ۔ چھ مصرعوں کا ہوتا ہے۔

۶۔ دوہرہ۔ دو مصرعوں کا ہوتا ہے۔

۷۔ رباؤ۔ یہ ایسا ہے جس کو فارسی میں گریز کہا جاتا ہے۔

۸۔ سوَیّا۔ چار مصرع کا ہوتا ہے۔ بحر قدرے طویل اور قافیہ دار ہے۔

۹۔ غزل۔ ہر دوسرے مصرع کی ردیف تمام اشعار میں ملتی ہے۔

۱۰۔ مانجھ۔ چار مصرع کا ہوتا ہے۔

پنجابی کلام میں موسیقی کا رنگ

حضرت نوشہؒ نے اپنے کلام میں جا بجا موسیقی کا رنگ بھی بھرا ہے اشعار کو بہت جگہ کسی نہ کسی راگ میں نظم کیا ہے۔ پنجابی کلام میں یہ راگ مذکور ہوئے ہیں:

(۱) بلاول (۲) بیرج (۳) تلنگ (۴) دھناسری (۵) رام کلی (۶) سارنگ (۷) سوہی (۸) شہانہ (۹) کِدارا (۱۰) گوجری (۱۱) گوڑی۔

نمونۂ کلام

حضرت نوشہؒ رسالہ دین پروان میں لکھتے ہیں:

؎ نوشہ دین چھڈیئے چھڈیئے دیہہ پران
اگے پچھے مرناں کیوں چھڈیئے ایمان

؎ نوشہ دینوں بدلیاں عمر نہ ودّی ہوئے
مرشد سندے راہ مریچ تے مچ کھڑوئے

(کلیات نوشہ پنجابی ص ۲۷۶)

۴۔ معارف تصوف فارسی منظوم

حضرت نوشہ گنج بخشؒ

ترتیب ۱۶۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

مجلہ بصائر کراچی (شمارہ اپریل تا اکتوبر ۱۹۷۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

نمونہ کلامِ فارسی

حضرت نوشاہِ عالیجاہ کے فارسی کلام کا یہ نمونہ ہے :

ے

روان ونفس وروح ودل یکے ہست — تقب بسیار از افعال بے بست
ہمیں دل واں کہ ہست ایں روح بندہ — نہ ہست آں دل کہ در تن گوشت گندہ
زدنیا رُو چو گرداند بگردد ! — ولی و پارسا پاک از نکو بد !
چو باشد بے وفا کج رَو بد اندیش — ہمیں شد نفس کافر خوار و بد کیش
چو خیرہ شد بدعوی گشت بیدین — تولد شد دریں دِل صد مشیاطین
چو بینا گشت خود را خود خدا دید — ز قیدِ آب وگِل خود را جدا دید
شنو اے صورت دل ایں چنیں ست — سعادت ہم شقاوت اندریں ست
توئی آں دل کہ از من دل بپرسی — گہے بر خاک ہستی گہ بکرسی
ترا گر دیدنِ دل بس عزیز ست — توئی آں دل کہ پرسی دل چہ چیز ست

تو از خود بے خبر ہستی خبر گیر
ز نوشہ ایں سخن را در جگر گیر

(معارف تصوف تصنیف حاجی نوشہؒ مرتبہ سید شرافت نوشاہی)

تاریخ و تذکرہ

(۴)

تاریخ

۱۔ تاریخ نامہ قلعہ رہتاس (فارسی) ۱۳۷

عہد عالمگیری کا ایک مخطوطہ

ترتیب ۱۰۹۰ھ۔ ماہنامہ المعارف لاہور فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۱۳۸ ۲۔ عیون التواریخ (تاریخی ہجری نام ہے) پانچ جلدیں ہیں۔
تصنیف اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۴ھ
ترتیب ۱۳۸۴ھ صفحات ہزار سے زائد ہیں۔

تذکرہ

۱۳۹ ۳۔ اذکار الابرار حالات شیخ پیر محمد سچیار
از حاجی نواب علی سجادہ نشین نوشہروی م ۱۳۵۸ھ
ترتیب ۱۳۵۷ھ صفحات ۱۹۲ (مطبوعہ)
اس میں حضرت سچیار صاحب نوشہروی، ان کی اولاد اور خلفاء کا تذکرہ ہے۔

۱۴۰ ۴۔ اذکار الصالحین
از مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری
ترتیب ربیع الاول ۱۳۵۶ھ
اس میں متولیان جامع مسجد (ٹاہلی والی) شرقپور ضلع شیخوپورہ کا تذکرہ ہے۔

۱۴۱ ۵۔ انوار الصالحین
از پیر معصوم شاہ ساکن چک سادہ ضلع گجرات م ۲۹۔ شوال ۱۳۸۸ھ
ترتیب ۱۳۵۲ھ
اس میں حضرت نوشہؒ کے خلیفہ سید صالح محمد اور ان کی اولاد کا تذکرہ ہے۔

۱۴۲ ۶۔ تشریف الفقراء۔ فارسی
از فقیر سیّد غلام محی الدین بخاری نوشاہی لاہوری م ۱۲۴۱ھ
ترتیب ۴۔ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۰ھ

اس میں قوم سراہی اور بزرگانِ سہروردیہ کے حالات، حضرت نوشہؒ کا
سندھ جانا اور میاں ماجھی کو اپنے فیض سے مستفیض کرنے کا ذکر ہے۔

۷۔ روزنامچہ محمد شاہی ۱۴۳

از سید حافظ محمد شاہ نوشاہی م ۱۲۳۷ھ

ترتیب ۱۲۷۴ھ یہ سترہ سالہ روزنامچہ ہے۔

۸۔ کشکول نوشاہی فارسی ۱۴۴

از فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی لاہوری

ترتیب ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

مشتمل بر واقعات سلسلۂ بزرگانِ نوشاہیہ۔

مکتوبات

(۵)

۱۔ انشائے نوراللہ۔ فارسی ۱۴۵

از مولانا سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہی۔ م ۱۲۲۹ھ

ترتیب ۱۱۔ محرم ۱۳۸۷ھ صفحات ۴۴

یہ نسخہ شرافت صاحب نے تین خطی نسخوں کی مدد سے مرتب کیا ہے۔
دو خطی نسخے ذخیرہ شیرانی اور ایک نسخہ ذخیرہ آذر۔ کتاب خانہ دانشگاہ پنجاب
لاہور کا ہے۔ تیرھویں صدی ہجری کے فارسی انشاء کا بہترین نمونہ ہے۔

۲۔ رقعاتِ نوراللہ۔ فارسی ۱۴۶

از مولانا سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہیؒ

ترتیب ۲۹۔ محرم ۱۳۸۷ھ بہترین فارسی نثر ہے۔

۱۴۷ ۳۔ رقعاتِ نوشاہی

ازمولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی م ۱۳۸۴ھ

ترتیب ۱۳۸۸ھ

سیکڑوں خطوط ہیں۔ (زیرترتیب ہے)

۱۴۸ ۴۔ مکتوبات تعزیّت بشارت

ترتیب یکم نومبر ۱۹۶۱ء صفحات ۱۵۰

یہ وہ مکاتیب ہیں جو سیّد ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی م ۱۳۸۱ھ کی وفات پر احباب نے تعزیّت کے بھیجے۔

۱۴۹ ۵۔ مکتوبات نوراللہ فارسی

ازمولانا سیّد حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہیؒ

ترتیب ۲۷۔ رجب ۱۳۶۰ھ صفحات ۲۳

ان میں علم توحید و تصوّف کا بیان ہے۔

۱۵۰ ۶۔ مکتوباتِ نوشاہی

از اعلیٰحضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۴ھ

ترتیب ۱۳۸۸ھ۔

اس میں سیکڑوں کی تعداد میں مکاتیب ہیں۔ ابھی زیرِ ترتیب ہیں۔

سفرنامے

(۶)

۱۵۱ ۱۔ زینۃ الاوراق (سفرنامہ عراق)

از حاجی نواب علی نوشاہی سجادہ نشین نوشہرویؒ م ۱۳۵۸ھ

آغاز سفرنامہ ۳۔ دسمبر ۱۹۳۸ء انجام ۷۔ جنوری ۱۹۳۹ء

ترتیب ۲۱۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ

اس میں بغداد شریف، کربلا اور نجف کی زیارتوں کا ذکر ہے۔

نسب نامے اور شجرے

(۷)

۱۵۲ ۱۔ تلخیص جمہرۃ النسب ۔ عربی

ترتیب ۱۳۸۵ھ صفحات ۱۸

اس میں انسابِ قریش کو بطور گلزار بنایا ہے۔

۱۵۳ ۲۔ گلزار فقراء

از مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی رح م ۱۳۲۱ھ مدفون بگووالہ ضلع سیالکوٹ

ترتیب ۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ صفحات ۴۸

اوراد وعملیات

(۸)

۱۵۴ ۱۔ بستان الاوراد المعروف وظائف نوشاہیِ ثانی رح

از مولانا سید حافظ قُل احمد پاک ذات نوشاہ ثانی رح م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ صفحات ۱۷۴

اس میں دردِ اکبر، درود کبریت احمر، درود اکسیر اعظم،
دعائے قدح، دعائے حزب البحر وغیرہ وظائف ہیں۔

۱۵۵ ۲۔ جوامع الاسرار

از مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح م ۱۰۹۲ھ

ترتیب ۲۱۔ ربیع الاوّل ۱۳۷۳ھ صفحات ۵۲

اس میں دعائے سامع الدعا، دعائے کیمیائے سعادت اور

مناجات ہائے حضرت غوثِ اعظمؒ درج ہیں۔

۳۔ گنج الاسرار ۱۵۶

از شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخشؒ م ۱۰۶۴ھ

ترتیب ۲۴۔صفر ۱۳۷۳ھ صفحات ۳۵۔ مطبوعہ نسخہ کے صفحات ۶۰

یہ رسالہ اوراد و اشغال کے متعلق ہے۔

۴۔ مخزن الاعمال المعروف بہ عملیاتِ نوشاہ ثانیؒ ۱۵۷

از حضرت مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانیؒ م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۷، ۲۔رجب ۱۳۸۱ھ صفحات ۱۲۲

اس میں اوراد و عملیات وغیرہ درج ہیں۔

۵۔ مخزن القادریہ (معمولاتِ نوشاہیہ) ۱۵۸

از مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

ترتیب ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

۶۔ وظیفہ اَمینیہ ۱۵۹

از مولانا سیّد محمد امین مختار السالکین نوشاہی م ۱۳۱۰ھ

ترتیب ۱۶۔ شعبان ۱۳۹۱ھ صفحات ۴۳

اس میں درود مستغاث اور ان کا ایک مکتوب وغیرہ درج ہیں۔

ادب

(۹)

۱۔ جذباتِ عشق ۱۶۰

ترتیب ۱۳۷۸ھ صفحات ۴۳۴

اس میں شعرائے نوشاہیہ، عباسی، اختر، شاہد، شاکر،

خاکی وغیرہ کا منظوم پنجابی کلام جمع کیا ہے جو سی حرفیوں، دوہڑوں اور شجروں پر مشتمل ہے۔

۱۶۱ ۲۔ رشحاتِ امین

اس کے تین حصے ہیں: اردو، پنجابی، ہزلیات

از حضا جزادہ محمد امین بن میاں محمد فاضل نوشاہی نوشہروی

ترتیب ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ صفحات ۳۹۲

۱۶۲ ۳۔ سیلابِ عشق

از چودھری عنایت اللہ المعروف شاہد رضا شرافتی لوڑہکوی

ترتیب ۲۴۔ دسمبر ۱۹۵۴ء صفحات ۸۱

اس میں سیحرفیاں ۶ عدد۔ باراں ماہ۔ کھڈی نامہ اور شجرہ خاندان نوشاہی درج ہے۔

۱۶۳ ۴۔ کلیاتِ اشرف

از مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری م ۱۲۲۵ھ

تین حصوں پر مشتمل ہے۔ فارسی کلام منظوم، اردو کلام، پنجابی کلام

ترتیب ۲۲۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ صفحات ۲۵۰

اس میں مناقب، غزلیں، مخمس، رباعیاں، ریختے، باراں ماہ، دوہڑے وغیرہ درج ہیں۔

۱۶۴ ۵۔ کلیاتِ قُل احمد

از مولوی حکیم قُل احمد بن مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی م ۱۲۵۱ھ

تین حصے ہیں: فارسی، اردو، پنجابی، منظوم کلام

ترتیب ۲۵۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ صفحات ۱۱۴

اس میں مناقب، غزلیات، ریختے، دوہڑے وغیرہ لکھے ہیں۔

لُغت

(۱۰)

۱۶۵ ۱۔ لغاتِ نوشاہی۔ فارسی

از مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانیؒ م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ صفحات ۱۵۹

یہ مختلف قلمی کتابوں، بوستاں، جامع المعجزات، تحفہ رسولیہ، منیتہ المصلی وغیرہ کے حواشی پہ یا بین السطور میں نوشاہِ ثانیؒ نے اپنے قلم سے مشکل الفاظ کے جو ترجمے لکھے تھے وہ مولانا شرافت نے بہ ترتیب حروف تہجّی جمع کر کے اسے لغت کی شکل دی ہے۔

طِب

(۱۱)

۱۶۶ ۱۔ مجرباتِ محمد شاہی

از مولانا سیّد حکیم حافظ محمد شاہ نوشاہیؒ م ۲۲۔ محرم ۱۳۳۷ھ

ترتیب یکم رجب ۱۳۷۸ھ صفحات ۲۴

۱۶۷ ۲۔ مصباح العلاج (مجرباتِ نوشاہِ ثانیؒ)

از مولانا حکیم حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانیؒ م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۲۷۔ صفر ۱۳۸۸ھ صفحات ۴۲

۱۶۸ ۳۔ مفتاح العلاج (مجرباتِ شاہ الٰہی بخشؒ)

از مولانا سیّد حکیم حافظ الٰہی بخش مظہرِ حق نوشاہیؒ م ۱۲۵۲ھ

ترتیب ۱۵۔ صفر ۱۳۷۸ھ صفحات ۴۶

ان تینوں کتابوں میں مجرب طبّی نسخے درج ہیں۔

متفرق علوم

(۱۲)

۱۶۹ ۱۔ ترویح القلوب

از مولانا سیّد حافظ محمد حیات ربّانی نوشاہیؒ م ۱۱۷۳ھ

ترتیب ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ صفحات ۱۹۸

اس میں مختلف علوم، حدیث، تصوّف، تاریخ، لغت وغیرہ اور مناقب حضرت نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم و مشائخ نوشاہیہ وغیرہ درج ہیں۔

۱۷۰ ۲۔ ثمرات الافکار

از مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہ ثانی م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۱۱۔ صفر ۱۳۷۸ھ صفحات ۷۸

اس میں حدیث، تصوّف، تاریخ اور ادب وغیرہ کے مضامین ہیں۔

۱۷۱ ۳۔ حقائق الآثار

از مولانا سیّد حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہیؒ م ۱۱۴۲ھ

ترتیب ۱۵۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ صفحات ۱۴

اس میں دعائیں، مکتوب اور دستخط وغیرہ درج ہیں۔

۱۷۲ ۴۔ حقائق نوریہ (یعنی حقائق نور اللہ)

از مولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی مفتی رسول نگر م ۱۲۲۹ھ۔

ترتیب ۱۵۔ شعبان ۱۳۶۰ھ صفحات ۸۰

اس میں فقہ، تصوّف، عرفان اور طب وغیرہ پر مشتمل مضامین ہیں۔

۱۷۳ ۵۔ روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ

از مولانا سیّد حافظ الٰہی بخش مظہرِ حق نوشاہیؒ م ۱۲۵۳ھ

ترتیب ۱۴۔ محرم ۱۳۷۸ھ صفحات ۲۰۶

اس میں علومِ حدیث، فقہ، تصوّف، تاریخ اور ادب وغیرہ درج ہیں۔

۱۷۴ ۶۔ فہرست کتب خانہ اعظمیہ

از مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی م ۱۳۷۵ھ مدفون میرووال۔ تحصیل فیروزوالہ۔ ضلع شیخوپورہ۔

ترتیب ۱۳۸۸ھ۔ اس میں سیکڑوں کتابیں ہیں۔

آجکل یہ کتب خانہ مولوی مظفر حسین ولد مولوی اقبال حسین ولد مولانا محمد اعظم مرحوم کے قبضہ میں ہے۔

۱۷۵ ۷۔ کتاب الفوائد

از مولانا سیّد حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہیؒ م ۱۳۳۷ھ

ترتیب یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ صفحات ۳۵۶

اس میں متفرق علوم، تصوّف، تاریخ، ادب اور رسائل مختلفہ شامل ہیں۔

۱۷۶ ۸۔ لطائفِ گُل شاہی

از مولانا سیّد گُل محمد بن شاہ عصمت اللہ نوشاہیؒ م ۱۱۷۴ھ

تصنیف حدود ۱۱۳۰ھ تا ۱۱۷۴ھ

ترتیب ۱۳۶۸ھ صفحات ۴۲۱

اس میں فقہ، تصوّف، تاریخ، ادب، طب، عملیات اور نجوم وغیرہ مختلف علوم درج ہیں۔

۹۔ وسائط العلوم ۱۷۷

از مولانا سیّد حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانیؒ م ۱۲۸۶ھ

ترتیب ۱۲۔ ربیع الاوّل ۱۳۸۱ھ صفحات ۱۷۴

اس میں اکثر علوم، حدیث، تصوّف، اوراد، لغت اور تاریخ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔

اختتامیہ

۱۔ ہم چاہتے تھے کہ صاحبِ سوانح کے آباواجداد کا مجمل تذکرہ اس کتاب میں بطور مقدمہ شامل کیا جاتا لیکن اس موضوع پر خود صاحبِ سوانح کی مطبوعہ تالیف اذکارِ نوشاہیہ کو کافی و وافی پاتے ہوئے ہمیں خود اپنی اس کتاب کو اذکارِ نوشاہیہ کا ضمیمہ قرار دینا پڑا۔

۲۔ اس کتاب کی حیثیت ایک مفصّل سوانح عمری کی نہیں بلکہ ایک کثیر التصانیف مصنف کے مختصر حالات اور تصانیف کی فہرست کا ایک مرقع محققینِ عظام کی خدمت میں پیش کرنا ہمارا مقصد ہے۔ اس لئے اس کتاب میں صاحبِ سوانح کے علمی کارناموں کا ناقدانہ جائزہ نہیں لیا گیا۔

فہرست

تقریب از حکیم محمد موسیٰ امرتسری	۳	تحقیق و تنقید	۴۵
مقدمہ از مولف	۷	طب	۴۶
سرگزشتِ شرافت بزبانِ شرافت	۱۱	متفرقات	۴۶
ساہن پال شریف۔ صاحبِ سوانح کا مولد و منشا	۱۴	**مرتباتِ شرافت**	۴۹
تصانیفِ شرافت	۱۷	علومِ قرآن	۴۹
پہلے میرا مطالعہ کیجیے	۱۸	فقہ	۵۰
تفسیر	۱۹	تصوّف	۵۰
حدیث	۱۹	تاریخ و تذکرہ	۵۳
فقہ	۱۹	مکتوبات	۵۵
مناظرہ	۲۱	سفرنامے	۵۵
تصوّف	۲۳	نسب نامے اور شجرے	۵۷
تاریخ و تذکرہ	۲۶	اوراد و عملیات	۵۷
فضائل و مناقب	۳۷	ادب	۵۸
نسب نامے اور شجرے	۳۸	لغت	۶۰
ذاتی حالات، مکاتیب، روزنامچے، سفرنامے	۳۹	طب	۶۰
اوراد و عملیات	۴۳	متفرق علوم	۶۱
ادب	۴۵	اختتامیہ	۶۳

دارالمورخین کی ایک تحقیقی پیش کش

احوال و آثار عبداللہ عبدی خویشگی قصوری

(۱۰۴۳ھ - ۱۱۰۵ھ)

تالیف

محمد اقبال مجددی

عہد شاہ جہانی و عالمگیری کے ایک کثیرالتصانیف مصنف، مورخ، تذکرہ نویس، شاعر اور امیر کے حالات زندگی اور علمی کارناموں کا ایک حسین مرقع - عبدی، معارج‌الولایت اور اخبار الاولیاء کے مصنف کی حیثیت سے علمی دنیا میں معروف ہے - اس کتاب میں ضمناً عہد عالمگیری کی علمی تاریخ کے ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے ایک طویل دور کی گمشدہ تاریخ کے اوراق سامنے آ جاتے ہیں - مستشرقین کی فروگذاشتوں کی نشاندھی بھی کی گئی ہے - قصور کی کسی شخصیت پر اس سے قبل ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی - اس لیے یہ کتاب نہ صرف قصور (پنجاب) بلکہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے - اس کا اندازہ فہرست ابواب پر ایک نظر ڈالنے سے ہو سکتا ہے :

باب اول	احوال عبدی
باب دوم	شیوخ عبدی
باب سوئم	عبدی کے امراء سے روابط
باب چہارم	تصانیف عبدی
باب پنجم	عبدی کی حضرت مجدد الف ثانی کی مخالفت

---

۲ - تذکرہ علمائے ساھو والہ (سیالکوٹ)

مرتبہ محمد اقبال مجددی - مطبوعہ قیمت ۲۵ - ۱

۳ - احوال و آثار مولانا نور احمد امرتسری

مؤلفہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (زیر طبع)

۴ - یاد گار مولوی شمس‌الدین مرتبہ محمد اقبال مجددی

(مولوی شمس‌الدین مرحوم تاجر کتب نادرہ لاھور کا سوانحی خاکہ اور آن کی علم دوستی و معارف پروری کا تذکرہ) زیر طبع

دارالمورخین

محبوب پارک - گلزار کالونی - عقب اسلامیہ سکول (طالبات)
چاہ میراں - لاھور

طباعت سرورق : الجمیل پرنٹرز - نسیم مارکیٹ ریلوے روڈ - لاھور